مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ مشکوۃ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جولائی 2008ء

وفا ۱۳۸۷ ہجری شمسی

جلسہ سالانہ یو کے ۲۰۰۸ء کا منظر

جلسہ سالانہ یو کے ۲۰۰۸ء کا منظر

صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کیرالہ

صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کیرالہ

صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کیرالہ

صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کیرالہ

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے سائیکل ریس کا انعقاد

سائیکل ریس میں پوزیشن لینے والے خدام مکرم مہتمم صاحب مقامی کے ہمراہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

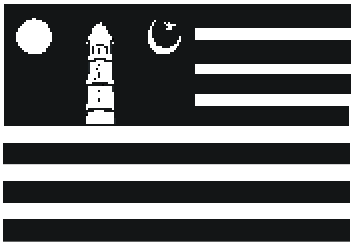

”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی“
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ
مشکوٰۃ
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان قادیان

جلد 27. وفاء 1387 ھجری شمسی/جولائی 2008ء شمارہ 7

نگران : محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

منیجر : محمد نورالدین ناصر
مجلس ادارت : سیّد کلیم احمد تیماپوری، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔
انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ
کمپوزنگ : سیّد اعجاز احمد
دفتری امور : راجا ظفر اللہ خان انسپیکٹر، طاہر احمد گجراتی
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 120 روپے بیرون ملک: 30 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 10 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن۔ انفاخ النبی ﷺ 2
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام 3
☆ ارشادات خلفاء کرام 4
☆ مکتوب گرامی حضور انور ایدہ اللہ 5
☆ اداریہ 6
☆ نظم 8
☆ حضرت ابوبکرؓ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی مشابہت 9
☆ چاند۔ میرا چاند 14
☆ ما انا علیہ واصحابی اور خلافت حمدیّہ 17
☆ ہزاروں روحوں کی دلی فریاد۔ قیام خلافت 21
☆ قبول احمدیّت کی داستان 25
☆ تربیّت اولاد 29
☆ اعلانات 32
☆ کوئز کمپیٹیشن برائے اطفال 34
☆ 27 مئی کو ہونے والے پروگراموں کی رپوٹیں 36
☆ ملکی رپورٹیں 37
☆ وصایا 17251 تا 17270 39
☆ INTRODUTION OF THE BOOKS OF THE PROMISED MASSIHA 48

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا. وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا. كَذَالِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ٥(اٰل عمران:۱۰۶)

ترجمہ:- اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اسکی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اُس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

انفاخ النبی ﷺ

☆ -ماکانت نبوة قطُّ اِلَّا تبْعتها خلافة. (کنزل العمال الفصل الاوّل فی بعض خصائص الانبیاء)

ترجمہ:- کوئی بھی نبوت کا دور ایسا نہیں گزرا جس کے بعد خلافت ظاہر نہ ہوئی ہو۔

☆ -فَان رایت یو مئذ خلیفة اللّٰه فی الارض فَا لزِمه وان نهک جِسمک وَاُخِذَ مَالُکَ.

(مسند احمد ابن حنبل)

ترجمہ:- اگر تم دیکھ لو اللہ کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔

☆ - عَلَیکُمْ بِمَا عَرَفْتُم مِن سُنَّتِی وَسُنَّةِ الخُلفاء الرّاشدین الْمَهْدِیّیْنَ وَعَلَیکُمْ بالطَّاعَةِ.

(ابوداؤد کتاب النسۃ باب فی لزوم السنۃ)

ترجمہ:- تم پر میری جانی پہچانی سنت پر چلنا لازم ہے اسی طرح خلفاء راشدین مہدیین کی سنت پر۔ تم اطاعت کو اپنا شعار بناؤ۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

''ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔۔۔۔۔تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔''

''یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہے ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قومی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اسکی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھا اور لعن و تشنیع کا موقع دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کرتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔۔۔۔۔تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا **ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم اَمناً.**

(الوصیت صفحہ:۶ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۴)

ارشادات خلفاءِ کرام

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

’’چونکہ خلافت کا انتخاب عقل انسانی کا کام نہیں۔عقل نہیں تجویز کر سکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں۔کس میں قوت انسانیت کامل طور پر رکھی گئی ہے۔اس لئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ **وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض**۔ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے۔‘‘ (حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ ۲۵۵)

’’خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں،تم اس بکھیڑے میں کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔نہ تم نے کسی نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔پس جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔‘‘ (بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

’’ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے۔لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جس کے متعلق دنیا سمجھتی ہے کہ اسے کوئی علم حاصل نہیں اور کوئی روحانیت اور بزرگی اور طہارت وتقویٰ حاصل نہیں۔اسے وہ بہت کمزور جانتے ہیں۔اور بہت حقیر سمجھتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور نیستی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے اور اس کا وجود دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور خدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور جو اس کے مخالف ہوتے ہیں انہیں کہتا ہے کہ مجھ سے لڑو۔اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے۔یہ بندہ بے شک نحیف،کم علم،کمزور،کم طاقت اور تمھاری نگاہ میں طہارت اور تقویٰ سے عاری ہے۔لیکن اب یہ میری پناہ میں آ گیا ہے۔اب تمہیں بہر حال اس کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ایسا کیوں ہوتا ہے؟اس لئے کہ خدا تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ انتخاب خلافت کے وقت اسی کی منشاء پوری ہوتی ہے اور بندوں کی عقلیں کوئی کام نہیں دیتیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ ۲۵ر نومبر ۱۹۶۶ء الفضل ۱۷ر مارچ ۱۹۶۶ء)

’’اللہ تعالیٰ نے آئندہ نسلوں کی اس رنگ میں تربیت کرنے کے لئے ان کے ذریعہ نشانات الٰہیہ کا سلسلہ جاری رہے اور اسلام دنیا میں غالب آتا چلا جائے۔جماعت احمدیہ میں خلافت کے نظام کو قائم فرمایا ہے۔دنیا میں امت واحدہ خلافت کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتی ہے۔اور اسی کے ذریعہ اس کے قیام کے سامان ہوتے چلے آ رہے ہیں۔خلافت احمدیہ کو دنیاوی اقتدار،سیاست اور بادشاہت سے نا کوئی واسطہ ہے نہ دلچسپی اور نہ کبھی یہ اس میں دلچسپی لے گی۔یہ خالصتہً روحانی نظام ہے اور اس کا مقصد دلائل و براہین آسمانی نشانوں اور دعاؤں کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان کو امت واحدہ بنانا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ مورخہ ۵ر ستمبر ۱۹۸۰ء بمقام ٹورنٹو،کینڈا بحوالہ دورہ مغرب صفحہ ۴۴۳)

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مکتوب گرامی بنام صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصل علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

لندن

1-6-08

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جس میں آپ نے اپنی طرف سے اور مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے صد سالہ خلافت جوبلی پر مبارکباد پیش کی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو کامل اخلاص اور وفا کے ساتھ ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے اور اس کی برکات سے فیضیاب فرماتا رہے۔ آپ کو استحکام خلافت اور اس کی بقاء کے لئے ہمیشہ اپنے وعدوں کو نبھانے کی توفیق دے۔ اس مقصد کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور اپنے پیاروں میں شامل فرمالے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط حضور انور)

خلیفة المسیح الخامس

اداریہ:

ایک تاریخی اور تاریخ ساز عہد

خلافت احمدیہ کی تاسیس پر ایک سو سال گزرنے پر عالمگیر جماعتہائے احمدیہ نے ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو صد سالہ جوبلی پوری شان اور آن بان سے منائی۔ اس روز احباب جماعت کے دل جہاں شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز حمد کے گیت گا رہے تھے وہیں ایک قسم کی پُر جوش کیفیت بھی محسوس کر رہے تھے جو اس نعمت عظمیٰ پر جائز فخر کی عکاسی تھی۔ ان شکر و امتنان کے جذبات اور پُر جوش کیفیات پر اُس وقت چار چاند لگ گئے جب امام جماعتہائے عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی تاریخی تقریب میں ولولہ انگیز اور بصیرت افروز خطاب سے ایم.ٹی.اے. کے توسط سے احباب جماعت کو فیضیاب کیا۔ اس خطاب کا ایک ایک لفظ ایک ایک کلمہ اور ایک ایک فقرہ مسلّم حقائق کا بیان تھا۔ ان حقائق کی ساعت پر احباب جماعت نے پُر جوش نعروں سے اپنی اندرونی کیفیات کا اظہار کیا۔ دو گھنٹے پر مشتمل اس پُر معارف خطاب نے نہ صرف احمدی احباب کے دلوں میں خلافت کی عظمت اور شان کو پیوست کیا بلکہ منکرین خلافت اور مخالفین احمدیت کے دانت بھی کھٹے کر دئے۔ ہمارے سامنے نہ سہی لیکن اپنے طور پر وہ ضرور آب آب ہوئے ہوں گے۔ اور اس بات کے احساس نے اُن کو ضرور پشیمان کیا ہوگا کہ ہم اس عظیم نعمت سے محروم ہیں۔

اسی تاریخی خطاب کے دوران حضور انور کی متابعت میں تمام احباب جماعت نے ایک مقدس عہد بھی دہرایا۔ یہ عہد ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی ایک اجتماع کے موقعہ پر دہرایا تھا۔ چند الفاظ کے تغیّر کے ساتھ یہ وہی عہد تھا لیکن اب یہ عہد تاریخی بھی اور تاریخ ساز بھی بن گیا۔ پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ تمام احباب جماعتہائے عالمگیر نے کھڑے ہو کر حضور انور ایدہ اللہ کی متابعت میں یہ عہد دہرا رہا۔ اگر یہ کہا جائے کہ کائنات میں پہلی بار ایسا واقعہ رونما ہوا ہے تو یہ ہرگز مبالغہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ پھر یہ عہد تاریخ ساز بھی ہے کیونکہ یہ عہد اب ایک سنگ میل بن گیا ہے۔ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر یہ کیا ہوا ایسا عہد جس پر ہم نے خود بھی کاربند رہنا ہے اور اولاد در اولاد کو بھی کارپابند کرتا ہے۔ اس عہد نے ہمیں ایک بار پھر وہ مطمح نظر دیا ہے جس کے لئے ہم احمدی ہیں اور جو ہمیں احمدی ہونے کی ذمہ داری کا احساس دلاتا رہے گا۔ یہی وہ عہد ہے جس پر عمل کر کے ہم وہ عظیم الشان مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے احمدی ہونے کی اور کوئی حقیقت نہیں ہے۔ یہی ہمارا مختصر تعارف ہے اور یہی ہمارا مستقل عمل۔ اسی سے ہماری روحانی زندگی وابستہ ہے اور یہی ہماری دنیاوی زندگی کا دستور ہے۔ ذیل میں اس پُر مغز، پُر معنی اور حقیقت افروز عہد کے الفاظ درج کئے جاتے ہیں:-

''اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہٗ و رسولہ

آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور

اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین، اللھم آمین، اللھم آمین۔''

(خطاب حضور انور ایدہ اللہ بر موقعہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد سے وابستہ رہنے اور اس پر عمل پیرا رہنے کی ہمیشہ توفیق عطاء فرماتا چلا جائے۔ آمین (عطاء المجیب لون)

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

''انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔''

(کلام امام الزمان)

(یہ نظم محترم مبارک احمد ظفؔر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کے حالیہ خطاب ارشاد فرمودہ 27 مئی 2008ء بر موقعہ خلافت احمدیّہ صدسالہ جوبلی کے حوالہ سے لکھی ہے۔)

اس میں بس بولتا خدا دیکھا

ہم نے اک مردِ باخدا دیکھا
نور ہی نور سے بھرا دیکھا

جس کو کم گو تھا اب تلک پایا
اس کو کل بولتے جدا دیکھا

اس کا ہر بول تھا خدائی بول
اس میں بس بولتا خدا دیکھا

بات جب دو ٹوک عدو سے کی
صورت شیر نر کھڑا دیکھا

غلبہء دین مصطفٰے کے لئے
مثلِ کوہ گراں ڈٹا دیکھا

تھا زبانوں پہ نعرہء تکبیر
دل کو بھی عجز سے جھکا دیکھا

اس سے عہد وفاء کو دہراتے
ہر کوئی حَبُل سے بندھا دیکھا

مبارک احمد ظفؔر (لندن)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی مشابہت

(لطف الرحمٰن محمود) (قسط 2)

7۔اخلاق و مناقب میں مشابہت: جس طرح ایک ہیرے کا ہر پہلو چمکتا ہے اس طرح حضرت ابوبکرؓ کی سیرت کے مختلف پہلو جگمگا رہے ہیں۔ خشیت الٰہی، عشقِ رسولؐ، انکسار، محبتِ قرآن، سخاوت، ایثار، جذبہء خدمتِ خلق اور بہت سی خوبیاں نمایاں ہیں۔ حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کی سیرت بھی ہمیں انہیں صفاتِ حسنہ سے مزین نظر آتی ہے۔ یہ ایک شق بذاتِ خود ایک مقالہ بن سکتی ہے مگر میں نے اسے اختصار سے سمیٹنے کا ایک راستہ ڈھونڈا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں ان دونوں حضرات کے اوصافِ حمیدہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کی ایک جھلک ہی کافی ہوگی۔ حضرت اقدسؑ جیسا سلطان القلم اور ذکر دو ایسی ممدوح شخصیات کا جن کے درمیان تیرہ صدیوں کا فاصلہ حائل ہے اور لطف یہ کہ یہ ذکر اُن کتابوں میں درج ہے جو مختلف اوقات میں لکھی گئیں۔ اگر اُن کی سیرت و کردار اور اخلاق و فضائل میں توارد واشتراک ہے تو یہ آسمانی مصور کے حُسنِ تخلیق کی معجز نمائی ہے!

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی عربی تصنیف ''سرّ الخلافۃ'' میں حضرت ابوبکرؓ کی بعض خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر ان صفاتِ حسنہ کو نمایاں کیا ہے ۔حلم شفقت و رحمت، انکسار، کثرت سے عفو درگزر کو کام میں لانے کی خُو، محبتِ رسولؐ، فہمِ قرآن، توکل علی اللہ۔ (روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 355)

خلیفۃ الرسولؐ ہونے کی حیثیت سے حضرت ابوبکرؓ کو ''ظِلِ رسولؐ'' قرار دیا ہے۔ سورۃ النساء کی آیت 70 سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ آیہء کریمہ میں حکمت الٰہیہ نے ''صدیقین'' کو ''نبیین'' کے قریب تر رکھا ہے۔

اس کے ساتھ ہی حضورؑ نے یہ نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرام میں سے 'صدیق' کا خطاب یا لقب صرف حضرت ابوبکرؓ کو عطا فرمایا جو اُن کے مراتبِ کمال کا ثبوت ہے۔ (ایضاً صفحہ 357)

حضورؑ نے آئینہ کمالاتِ اسلام کے عربی حصہ ''التبلیغ'' اور ایک دوسری عربی تصنیف ''حمامۃ البشریٰ'' میں مولانا نورالدین صاحبؓ کا تعارف کروایا ہے۔ ان کتابوں میں کم وبیش متذکرہ بالا صفات ہی کا ذکر فرمایا ہے۔**آئینہ کمالاتِ اسلام میں:** حلم، توکل علی اللہ، ربِّ جلیل کی کتاب (قرآن کریم) کے اسرار کا علم، قرآن مجید کے دقائق اور معارف کے استخراج کے حوالے سے آپ کو ''فخر المسلمین'' قرار دیا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 584)

حمامۃ البشریٰ میں: ایثار اور انقطاع میں عظیم شخص، رقیق القلب، حلیم الطبع، دقیق النظر، عمیق الفکر، اسلام کے مقاصد کیلئے بے دریغ مال خرچ کرنے والا، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کیلئے جان قربان کرنے کا متمنی، ان صفاتِ حسنہ کے ذکر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی ذات میں ایک ''صدیق'' عطا کرنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 7 صفحات 180,181)

8۔خوشنودی اور محبت کی نعمتِ عظمیٰ: یوں لگتا ہے کہ محبت ان حضرات کے خمیر میں ودیعت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عشقِ رسولؐ ان کی سیرت کا ایک نمایاں عنصر ترکیبی تھا۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ کی وفات کا سانحہ صحابہ کے لئے ایک زلزلہ سے کم نہ تھا۔ وہ غم سے دیوانہ ہوگئے۔ حضرت عمرؓ نے تو وارفتگی میں تلوار سونت لی۔ مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہوش وحواس قائم رکھے اور حجرہٴ نبوی میں حاضر ہو کر حضورؐ کی پیشانی پر بوسہ دے کر اپنی لازوال محبت کی تجدید کی۔ یہی منظر ہمیں لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حجرہٴ وفات میں نظر آتا ہے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اپنے محبوب آقا کی پیشانی پر محبت وعقیدت کا بوسہ ثبت کیا اور توفیقِ صبر کے لئے دعا میں مصروف رہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سب صحابہ فیضیاب ہو رہے تھے مگر سب جانتے تھے کہ ابوبکرؓ حضورؐ کو سب سے زیادہ عزیز و محبوب ہیں۔ حضرت عمرو

ابن عاص نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا سوال پوچھا۔

اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ اَبُوْهَا

(اے اللہ کے رسولؐ! سب لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ فرمایا عائشہ سے پوچھا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا اُن کے والد یعنی ابو بکرؓ سے)

(صحیح بخاری مترجم، کتاب المناقب، حدیث نمبر 867 جلد دوم صفحہ 425 ناشر جہانگیر بک ڈپو۔ لاہور)

حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ اپنی خدمات اور حسنات کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ کو بہت پیارے تھے۔ حضورؑ نے ان کی اطاعت کا کیا ہی عجیب نقشہ کھینچا ہے۔" مولوی نور الدین صاحب اس طرح میری پیروی کرتے ہیں جس طرح انسان کی نبض اُس کے دل کی حرکت کے پیچھے چلتی ہے۔" (بحوالہ حیات نور صفحہ 6)

حضرت اقدسؑ انہیں بڑی محبت اور قدر و منزلت سے دیکھتے تھے۔ حضورؑ کا یہ شعر اس حقیقت کا ترجمان ہے

چہ خُوش بودے اگر ہر یک زاُمّت نورِ دیں بُودے
ہمیں بُودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بُودے

حریم قدس کی اس شمع ہدایت کے ہزاروں پروانے تھے۔ کئی عشاق اپنے اپنے امصار و اوطان سے ہجرت کر کے امام الزمانؑ کے در پر دُھونی رمانے آ بیٹھے۔

حضرت اقدسؑ نے انہیں "اصحاب صُفّہ" کہہ کر یاد فرمایا۔ اس حوالے سے اوّلیت کا مقام "اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب" کو دیا جو حضورؑ کی محبت کا عکّاس ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 234,235)

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ میں کبھی کبھار اس بات پر گفتگو ہوتی کہ حضورؑ کو سب سے زیادہ محبوب مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ ہیں یا مولوی حکیم نور الدین صاحبؓ؟ اس حوالہ سے صحابہ کے دو گروہ تھے۔ بعض کا میلان حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ کی طرف تھا۔ دوسرا فریق حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کا طرفدار تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب خود کو "نور الدینیوں" میں شمار کرتے تھے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ کی وفات کے تقریباً دو سال بعد 1907 میں حضرت مولوی نور الدین صاحب بیمار پڑ گئے اور مرض نے طول کھینچا۔ حضرت اقدسؑ ان کی بیماری سے متفکر تھے۔ اس کے بعد کا واقعہ حضرت ملک غلام فرید صاحب کی روایت میں ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فکرمندی کو دیکھ کر حضرت اماں جانؓ بھی آ کر حضورؑ کے پاس بیٹھ گئیں۔ اور جیسے کوئی تسلی دیتا ہے اس طرح آپ نے حضور سے کلام کرنا شروع کر دیا کہ جماعت کے بڑے بڑے عالم فوت ہو رہے ہیں۔ مولوی برہان الدین صاحب جہلمیؓ فوت ہو گئے۔ مولوی عبد الکریم صاحبؓ بھی فوت ہو گئے۔ خدا تعالیٰ مولوی صاحب کو صحت دے۔ حضرت امان جان کی یہ باتیں سُن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ شخص ہزار عبد الکریم کے برابر ہے۔"

(بحوالہ حیات نُور صفحہ 299)

9۔ کلام الٰہی اور بشارات ربّانی میں ذکر: مفسّرین نے شانِ نزول بیان کرتے ہوئے بعض آیات کا حضرت ابو بکرؓ سے تعلق واضح کیا ہے۔ مندرجہ ذیل 2 آیات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

ا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ تاریخ اسلام کا ایک اہم واقعہ حضورؐ نے حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ غار ثور میں پناہ لی۔ مشرکینِ مکّہ تلاش میں غار کے مُنہ تک پہنچ گئے۔ غار کے اندر کُفّار کی گفتگو سُنی جا سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کی طبعی فکرمندی پر حضور کی طرف سے تسلّی دینے کا ذکر کر قرآن مجید میں محفوظ فرمایا ہے۔

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ (سورة توبه آیت 40)

اس آیت میں "مَعَنَا" میں حضورؐ اور ابو بکرؓ شامل ہیں قرآن مجید میں حضورؐ کی شان میں وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس (سورۃ المائدہ 68) کی گارنٹی بھی موجود ہے۔ تین خلفائے راشدین شہید کر دیئے گئے مگر حضرت ابو بکرؓ کے حق میں حفاظت کا یہ وعدہ اس رنگ میں بھی پورا ہوا۔

2۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر منافقین کی تُہمت کی قرآنی تردید کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے اس فتنہ میں ملوّث ایک قریبی عزیز، مسطح بن اثاثہ کی مالی امداد بند کر دینے کی قسم کھائی مسطح نے مکّہ سے ہجرت بھی کی تھی اور جنگ بدر میں شامل ہونے کا موقع بھی ملا تھا۔ یہ بھی بعید نہیں کہ عبد اللہ بن ابیّ کی اس سازش میں مُلوّث

ہو جانے پر اُنہیں بعد میں دلی ندامت بھی ہوئی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں مندرجہ ذیل آیت نازل فرمائی:

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ o (سورۃ النور:23)

اور تم میں سے صاحبِ فضلیت اور صاحب توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کے نازل ہونیکے بعد حضرت ابوبکرؓ اپنا ارادہ بدل لیا اور حسبِ معمول مسطح کی مالی اور مادی امداد جاری رکھی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں حضورؐ کی بعض بشارات کُتب احادیث وسیر میں محفوظ ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کا اسمِ گرامی عشرہ مبشرہ صحابہؓ میں شامل ہے۔ صحیح بخاری کی کتاب المناقب میں حدیث نمبر 876 میں بھی بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ یعنی اُن کی آمد پر حضورؐ نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو جنتی ہونے کی خوشخبری سنا دو۔ (صحیح بخاری جلد دوم صفحہ 430)

حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں ہمیں حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کا ذکر ملتا ہے۔ چند مثالیں پیش ہیں۔

۱۔ حضورؓ کی ہجرت قادیان کے بارے میں الہام

لَاتَصْبُوَنَّ اِلَى الْوَطَنِ فِيْهِ تُهَانُ وَ تُمْتَحَنُ (فٹ نوٹ تذکرہ صفحہ 190)

۲۔ 6 جنوری 1905 کو حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کی بیماری سے صحت یابی کیلئے حضورؑ کی دُعا کے حوالے سے یہ الہام درج ہے۔

اِنْ كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ (تذکرہ صفحہ 440)

۳۔ 5 اپریل 1893ء کی تاریخ کے تحت حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ کے متعلق ایک اور الہام کا ذکر ان الفاظ میں درج ہے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰه

(بحوالہ حبیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ، تذکرہ صفحہ 673)

بشاراتِ ربّانی میں ذکر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کے بیٹے عبدالحیٰ کی ولادت کے متعلق بشارت دی گئی جسے حضورؑ نے اپنی تصنیف انوار الاسلام کے صفحہ 26 پر درج فرمایا۔ اس حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے فرمایا:

''میرا لڑکا عبدالحیٰ آیت اللہ ہے۔'' (تذکرہ صفحہ 213)

تذکرہ کے صفحہ 355 پر 1902 کے تحت حضرت مولوی نور الدین صاحب کی صحت یابی کے لئے دُعا کا ذکر یوں درج ہے:

''میں نے دعا کی بدوں دوا کی شفا دے تو پھر اذن ہوا کہ ہم نے شفا دی اور شفا ہو گئی۔'' (تذکرہ صفحہ 355)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بھی صاحب الہام بزرگ تھے۔ حضورؓ کے متعلق الہامات ''حیاتِ نور'' کے صفحہ 696 پر درج ہیں۔

10۔ تدفین میں قربت: حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حضورؐ کا قُرب میسر رہا۔ عمر بھر پیارے آقاؐ کی خوشنودی کی سعادت نصیب رہی۔ آقائے نامدار کی خدمت اور نصرت کے مواقع ملے۔ حضورؐ کی وفات کے بعد آپ ہی کو خلیفۃ الرسول کا اعزاز حاصل ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ کی وفات پر خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور انہیں حضورؐ کے مزارِ اقدس کے قریب دفن کیا گیا۔

(خلفائے راشدین، شاہ معین الدین احمد ندوی صفحہ 55)

یہی خصوصیات ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے خلیفۂ اوّل میں نظر آتی ہیں۔ 14 مارچ 1914 کو حضرت مولانا نور الدین صاحب کی نمازِ جنازہ خلیفۃ المسیح الثانی حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے پڑھائی اور حضورؓ کے جسدِ خاکی کو بہشتی مقبرہ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

(حیاتِ نور، صفحہ 748 ایڈیشن 2003)

مندرجہ بالا نکات کے علاوہ بعض اور مشابہتیں بھی ہیں جن کا مضمون کی طوالت کے پیشِ نظر، اختصار سے ذکر کیا جا رہا ہے۔

11۔ زوجہ مرحومہ کے لئے خصوصی دُعا: حضرت ابوبکرؓ نے ایک سے زائد نکاح کئے۔ حضرتؓ کی پہلی اہلیہ قتیلہ نے چونکہ اسلام قبول نہیں کیا تھا، اس لئے

حضرت ابوبکرؓ نے اُنہیں طلاق دے دی۔ یہی خاتون عبداللہ اور اسماء کی والدہ تھیں۔ جب یہ خاتونِ اپنی بیٹی سے ملنے آئیں تو حضورؐ نے اسماءؓ کو اپنی مشرکہ والدہ سے حُسنِ سلوک کی نصیحت فرمائی تھی۔ دوسری اہلیہ، اُمّ رومان نے ابتدائی دَور ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت عائشہؓ اور عبدالرحمٰن اسی مُقدّس خاتون کے بطن سے تھے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ کی وفات سے 4 سال قبل (628 میں) اُمّ رومان کا مدینہ میں انتقال ہو گیا۔ حضورؐ نے بنفسِ نفیس اُن کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور تدفین کے وقت فرمایا:

''اگر کسی نے جنّت کی حُور کو دیکھنا ہو تو وہ اُمّ رُومان کو دیکھ لے۔''

Hadhrat Abu Bakar Siddique) مصنفہ مسعود الحسن ناشر کتاب بھون دہلی صفحہ 275 ایڈیشنل 2004ء)

حضرت ابوبکرؓ کی دوسری دو ازواج اسماء بنت عمیس اور حبیبہ بنتِ خارجہ، حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد کافی عرصہ زندہ رہیں۔ حضرت اُمِّ رُومانؓ کے بارے میں حضورؐ کے مندرجہ بالا ارشاد سے اُن کے اعلیٰ روحانی مقام کا علم ہوتا ہے۔ نیز یہ بیان حُورانِ بہشتی کی ماہیت کے بارے میں ادراک و معرفت میں بھی مُمد ہے۔

حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کی حرم اوّل، حضرت فاطمہ بنتِ شیخ مکرم قریشی نعمانی مخلص احمدی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اُن کے ایمان و اخلاص کی بہت قدر فرماتے تھے۔

از راہِ قدردانی حضورؑ نے اپنے صاحبزادے مرزا بشیر احمد صاحب کو اُن کا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جنازہ پڑھانے کیلئے وعدہ لیا ہوا تھا۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب سے 37 سالہ رفاقت کے بعد، اس پارسا خاتون کا 28 جولائی 1905ء میں انتقال ہوا۔ حضرت اقدس نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اس نمازِ جنازہ کی اس خصوصیت کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ حضورؑ

''بڑی دیر تک نمازِ جنازہ میں دعا کرتے رہے''

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 396)

جنازہ کے بعد حضرت اقدسؑ کے یہ ریمارکس بھی ملاحظہ فرمائیے:

''وہ مجھے کہا کرتی تھیں کہ میرا جنازہ آپ پڑھائیں اور میں نے دل میں پختہ وعدہ کیا ہوا تھا کہ کیسا ہی بارش یا آندھی وغیرہ کا بھی وقت ہو میں اُن کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ آج اللہ تعالیٰ نے ایسا موقع دیا کہ طبیعت بھی درست تھی اور وقت بھی صاف مُیسّر آیا اور میں نے خود جنازہ پڑھایا۔'' (حیاتِ نور صفحہ 283)

حضرت خلیفۃ الاوّلؓ کی دوسری اہلیہ حضرت اماں جی صغریٰ بیگم صاحبہؓ 'خلافتِ ثانیہ میں، 7 اگست 1955ء کو 84 سال کی عمر میں فوت ہوئیں اور بہشتی مقبرہ کی چار دیواری میں مدفون ہوئیں۔

12۔ رشتۂ مُصاہرت: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب حرم' حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کی لختِ جگر تھیں۔ جبریل امین نے ریشم کے ایک پارچہ پر حضرت عائشہؓ کی تصویر دکھا کر بتایا کہ یہ آپ کی دُنیا اور آخرت کی بیوی ہیں۔ مدینہ میں شوال 2 ہجرت میں حضرت عائشہؓ کی رخصتی عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں غیر معمولی ذہانت اور علمی استعداد سے نوازا تھا۔ 9 سالہ رفاقت میں، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کچھ سیکھا۔ حضرت اُمّ المومنین حضورؐ کی وفات کے بعد 48 سال حیات رہیں، اور اُمّۃ ان کے علم و فضل سے مستفید ہوئی اور اب تک ہو رہی ہے۔ خاص طور پر صحابیات اور خواتین کی تعلیم و تربیت کیلئے اُنہیں ایک نمایاں کردار ادا کرنے کا موقع ملا۔ اُن کی استعداد اور اہلیت کے پیشِ نظر حضورؐ نے فرمایا تھا کہ آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو!

حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کی یہ دلی آرزو تھی کہ اُن کا حضرت مسیح موعود السلام سے خونی رشتہ بھی قائم ہو جائے۔ حضرت مولاناؓ کی وفات کے بعد ان کی یہ پاک خواہش اس رنگ میں پوری ہوئی کہ اُن کی صاحبزادی، سیدہ امتہ الحیٔ صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عقد میں آئیں اور اُن کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو اولاد بھی عطا فرمائی۔ اس بابرکت اولاد میں سے دو صاحبزادی امتہ القیوم بیگم صاحبہ اور صاحبزادی امتہ الرشید بیگم صاحبہ امریکہ میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی صحت و عمر میں برکت ڈالے، آمین۔

حضرت مصلح موعودؓ کو الہام الٰہی میں حسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کا نظیر اور مثیل کہا گیا ہے۔ احادیث میں مسیح موعود کے دمشق کے منارۂ بیضاء کے قریب اترنے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضورؑ کے خلفاء میں سے کسی ایک خلیفہ کی ذات میں پیش گوئی پوری ہوگی۔

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 225)

یہ پیشگوئی 1924ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے سفرِ دمشق کے دوران پوری ہوئی۔ اس واقعہ سے بھی حضورؓ کا مثیل اور نظیر ہونا ثابت ہو گیا۔ لہٰذا اس نکاح

کی غیر معمولی اہمیت ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی صاحبزادی حضرت مسیح موعودؑ کی بہو کی حیثیت سے ''خواتین مبارکہ'' کے زُمرہ میں شامل ہو گئیں۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ حضرت سیدہ امۃ الحیٔ صاحبہ کا لجنہ اماء اللہ کے قیام میں خاص کردار ہے۔ احمدی خواتین کی علمی اور تنظیمی ترقی کیلئے اُن کی خدمات تاریخی اہمیت کی حامل ہیں۔ امۃ الحیٔ لائبریری کو اُن کی عظیم خدمات کا خراجِ تحسین سمجھا جاتا ہے۔ قرآن مجید اور دینی علوم کی محبت اُنہیں اپنے والدِ بزرگوار سے خون میں ملی تھی۔ حضرت مولاناؓ کی وفات کے تیسرے دن اُنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں عریضہ لکھ کر اپنے مرحوم والد کی یہ وصیت پہنچائی کی خواتین میں درس قرآن جاری کیا جائے۔ (حیاتِ نُور صفحہ 402)

حضرت سیدہ امۃ الحیٔ صاحب کا 1924 میں انتقال ہو گیا۔ وہ بہشتی مقبرہ قادیان میں حضرت اقدسؑ کے قدموں میں آسودۂ لحد ہیں۔ میں اُن کے وجود کو بھی اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ کی روحانیت کا ایک فیض اور پرتو سمجھتا ہوں۔

13۔ موزونیت طبع: عرب معاشرے میں، دورِ جاہلیت میں بھی موزنیت طبع یعنی شاعرانہ استعداد کے حامل شخص کو خاص قدر و منزلت سے دیکھا جاتا تھا۔ یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کو شعرائے عرب کے بے شمار اشعار یاد تھے۔ جنہیں برجستگی سے چسپاں کرنے کا ملکہ بھی حاصل تھا۔ یہ بات صرف خواص ہی جانتے ہیں کہ وہ خود بھی ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ جناب عبدالشکور فاروقی نے حضرت ابو بکرؓ کی شاعری کے حوالے سے اپنی تحقیق کا خلاصہ ان الفاظ میں پیش کیا ہے:

''فنِ شعر میں اچھی مہارت تھی۔ نہایت فصیح و بلیغ تھے۔ مگر اسلام کے بعد شعر کہنا چھوڑ دیا تھا۔''

(خلفائے راشدین صفحہ 24 ایڈیشن ناشر، دارالاشاعت کراچی 1994ء)

حضرت ابو بکرؓ اور حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ، دونوں شخصیات کی علمی زندگی کا یہ پہلو زیادہ نمایاں نہیں ہو سکا۔ موزونیت طبع کی استعداد دونوں بزرگانِ دین کو ودیعت ہوئی تھی مگر اس طرف ان حضرات نے زیادہ توجہ منعطف نہیں کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصنیف ''کرامات الصادقین'' چار عربی قصائد کے علاوہ سورۃ الفاتحہ کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ کا 25 اشعار پر مشتمل ایک عربی قصیدہ بھی ہے جس میں حضورؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اکتسابِ فیض کا ذکر کیا ہے۔ (صفحات 151 تا 153)

آخری شعر میں مجدّدِ زماں کی بعثت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد کلّہ
لربّ رحیم بعث فینا مجدّدا

(روحانی خزائن جلد 7 کرامات الصادقین صفحہ 153)

14۔ اُمّہ اور خلافت کے استحکام کیلئے مساعی: دَوارِ اوّلین، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ کو اُمّت کے اتحاد و استحکام کیلئے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ دیگر داخلی اور خارجی خطروں کے علاوہ اُنہیں منکرینِ زکوٰۃ اور مُدعیان نبوت کے فتنوں کا سدِّ باب کرنے کی بھی توفیق ملی۔ یہ سب فتنے مرکزی حکومت کے خلاف کھلی کھلی بغاوت کی شکلیں تھیں۔ غیر مسلم مؤرخین نے بھی حضرت ابو بکرؓ کو اُن کی گرانقدر خدماتِ اسلامی پر خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اہل الرائے صحابہ کرامؓ کے مشورہ سے اپنی آخری علالت میں حضرت عمر بن خطاب کو اپنا جانشین تجویز کیا جس کی عام مسلمانوں نے بھی تائید کی۔ حضرت عمرؓ کا 10 سالہ عہد، خلافت راشدہ کا بہترین دور ثابت ہوا۔ اس عہد میں اسلامی مملکت مضبوط بنیادوں پر استوار ہو گئی۔ اُن کے بعد اگر نوجوان نسل سبائی سازشوں کے خلاف، خلافتِ راشدہ کی صحیح رنگ میں حفاظت کرتی تو آج تاریخ عالم کا نقشہ ہی مختلف ہوتا!

دورِ آخرین میں حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد، مخالفین اور ناقدین کا یہی خیال تھا کہ جماعت احمدیہ اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکے گی مگر خلافت کی برکت سے جماعت کا اتحاد اور ترقی کا سفر برقرار رہا۔ حضورؑ کی وفات کے معاً بعد تو داخلی فتنوں نے سر نہیں اُٹھایا مگر کچھ عرصہ بعد جماعت کے بعض سرکردہ لیڈروں نے عقائد و نظریات میں ترمیم و تجدید کا مسئلہ کھڑا کر دیا اور کچھ عرصہ بعد منصب خلافت کے خاتمے کی مہم چلائی گئی جس کا حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے بڑی قوت اور شجاعت سے مقابلہ کیا اور اپنے قول اور فعل سے اس مہم کو ناکام بنا دیا۔

چاند - میرا چاند

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

''سمندر کے کنارے چاند کی سیر نہایت پُرلطف ہوتی ہے۔ اس سفر کراچی میں ایک دن ہم رات کو کلفٹن کی سیر کے لئے گئے۔ میری چھوٹی بیوی صدیقہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ، میری تینوں لڑکیاں ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ، امۃ الرشید بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ امۃ العزیز سلمہا اللہ تعالیٰ، امۃ الودود مرحومہ اور عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ تھے۔ رات کے گیارہ بجے چاند سمندر کی لہروں میں ہلتا ہوا بہت ہی بھلا معلوم دیتا تھا اور اوپر آسمان پر وہ اور بھی اچھا معلوم دیتا تھا۔ جوں جوں ریت کے ہموار کنارے پر ہم پھرتے تھے، لطف بڑھتا جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت نظر آتی تھی۔ تھوڑی دیر ادھر اُدھر ٹہلنے کے بعد ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ اور صدیقہ بیگم جن دونوں کی طبیعت خراب تھی تھک کر ایک طرف ان چٹائیوں پر بیٹھ گئیں جو ہم ساتھ لے گئے تھے۔ ان کے ساتھ عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ بھی جا کھڑے ہوئے اور پھر عزیزہ امۃ العزیز سلمہا اللہ تعالیٰ بھی وہاں چلی گئی۔ اب صرف مَیں عزیزہ امۃ الرشید بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ اور عزیزہ امۃ الودود مرحومہ پانی کے کنارے پر کھڑے رہ گئے۔ میری نظر ایک بار پھر آسمان کی طرف اٹھی اور میں نے چاند کو دیکھا جو رات کی تاریکی میں عجیب انداز سے اپنی چمک دکھا رہا تھا۔ اس وقت قریباً پچاس سال پہلے کی ایک رات میری آنکھوں میں پھر گئی۔ جب ایک عارف باللہ محبوب ربانی نے چاند کو دیکھ کر ایک سرد آہ کھینچی تھی اور پھر اس کی یاد میں دوسرے دن دنیا کو یہ پیغام سنایا تھا:

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

پہلے تو تھوڑی دیر مَیں یہ شعر پڑھتا رہا پھر میں نے چاند کو مخاطب کر کے اسی جمال یار والے محبوب کی یاد میں کچھ شعر خود کہے جو یہ ہیں:

یوں اندھیری رات میں اے چاند تو چمکا نہ کر
حشر اک سیمیں بدن کی یاد میں برپا نہ کر
کیا لب دَریا مِری بے تابیاں کافی نہیں
تو جگر کو چاک کر کے اپنے یوں تڑپا نہ کر

اس کے بعد میری توجہ براہ راست اس محبوب حقیقی کی طرف پھر گئی جس کے حسن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر میں اشارہ کیا گیا ہے اور میں نے اسے مخاطب کر کے چند شعر کہے جو یہ ہیں:

دُور رہنا اپنے عاشق سے نہیں دیتا ہے زیب
آسماں پر بیٹھ کر تو یوں مجھے دیکھا نہ کر

بے شک چاند میں سے کسی وقت اللہ تعالیٰ کا حُسن نظر آتا ہے۔ مگر ایک عاشق کے لئے وہ کافی نہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کا محبوب چاند میں سے اسے نہ جھانکے بلکہ اس کے دل میں آئے، اس کے عرفان کی آنکھوں کے سامنے قریب سے جلوہ دکھائے، اس کے زخمی دل پر مرہم لگائے اور اس کے دُکھ کی دوا خود ہی بن جائے کہ اس دوا کے سوا اس کا کوئی علاج نہیں مگر کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ اس محبوب حقیقی کا عاشق چاند میں بھی اس کا جلوہ نہیں دیکھتا۔ چاند میں ایک پھیکی ٹکیہ سے زیادہ کچھ بھی تو نظر نہیں آتا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس محبوب نے اپنا چہرہ اس سے بھی چھپا رکھا ہے کہ کہیں اس میں سے اس کا عاشق اس کا چہرہ نہ دیکھ لے اور وہ کہتا ہے کہ کاش چاند کے پردہ پر ہی اس کا عکس نظر آ جائے اور میں نے کہا:

عکس تیرا چاند میں گر دیکھ لوں کیا عیب ہے
اِس طرح تو چاند سے اے میری جاں! پردا نہ کر

پھر میری نظر سمندر کی لہروں پر پڑی جن میں چاند کا عکس نظر آتا تھا اور میں اس کے قریب ہوا اور چاند کا عکس اور پرے ہو گیا۔ مَیں اور بڑھا اور عکس اور دور ہو گیا اور میرے دل میں ایک درد اُٹھا اور میں نے کہا۔ بالکل اسی طرح کبھی سالک سے سلوک ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے کوشش کرتا ہے مگر بظاہر اس کی کوششیں ناکامی کا منہ دیکھتی ہیں۔ اس کی عبادتیں، اس کی

قربانیاں، اس کا ذکر، اس کی آہیں، کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے استقلال کا امتحان لیتا ہے اور سالک اپنی کوششوں کو بے اثر پاتا ہے۔ کئی تھوڑے دل والے مایوس ہو جاتے ہیں اور کئی ہمت والے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی مراد پوری ہو جاتی ہے مگر یہ دن بڑے ابتلاء کے دن ہوتے ہیں اور سالک کا دل ہر لحظہ مرجھایا رہتا ہے اور اس کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے چونکہ چاند کے عکس کا اس طرح آگے آگے دوڑتے چلے جانے کا بہترین نظارہ کشتی میں بیٹھ کر نظر آتا ہے جو میلوں کا فاصلہ طے کرتی جاتی ہے مگر چاند کا عکس آگے ہی آگے بھاگا چلا جاتا ہے۔ اس لئے میں نے کہا:

بیٹھ کر جب عشق کی کشتی میں آؤں تیرے پاس
آگے آگے چاند کی مانند تو بھاگا نہ کر

میں نے اس شعر کا مفہوم دونوں بچیوں کو سمجھانے کے لئے ان سے کہا کہ آؤ ذرا میرے ساتھ سمندر کے پانی میں چلو اور میں انہیں لے کر کوئی پچاس ساٹھ گز سمندر کے پانی میں گیا اور میں نے کہا دیکھو چاند کا عکس کس طرح آگے آگے بھاگا جاتا ہے۔ اسی طرح کبھی کبھی بندہ کی کوششیں اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے بیکار جاتی ہیں اور وہ جتنا بڑھتا ہے، اتنا ہی اللہ تعالیٰ پیچھے ہٹ جاتا ہے اس وقت سوائے اس کے کوئی علاج نہیں ہوتا کہ انسان اللہ تعالیٰ ہی سے رحم کی درخواست کرے اور اسی کے کرم کو چاہے تا کہ وہ اس ابتلاء کے سلسلے کو بند کر دے اور اپنی ملاقات کا شرف اسے عطا کرے۔

اس کے بعد میری نظر چاند کی روشنی پر پڑی۔ کچھ اور لوگ اس وقت کہ رات کے بارہ بجے تھے سیر کے لئے سمندر پر آ گئے۔ ہوا تیز چل رہی تھی لڑکیوں کے برقعوں کی ٹوپیاں ہوا سے اڑی جا رہی تھیں اور وہ زور سے ان کو پکڑ کر اپنی جگہ پر رکھ رہی تھیں۔ وہ لوگ گو ہم سے دور تھے مگر میں لڑکیوں کو لے کر اور دور ہو گیا اور مجھے خیال آیا کہ چاند کی روشنی جہاں دلکشی کے سامان رکھتی ہے وہاں پردہ بھی اٹھا دیتی ہے اور میرا خیال اس طرف گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کبھی بندہ کی کمزوریوں کو بھی ظاہر کر دیتے ہیں اور دشمن انہیں دیکھ کر ہنستا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا:

اے شعاعِ نوریوں ظاہر نہ کر میرے عیوب
غیر ہیں چاروں طرف ان میں مجھے رسوا نہ کر

اس کے بعد میری نظر بندوں کی طرف اٹھ گئی اور میں نے سوچا کہ محبت جو ایک نہایت پاکیزہ جذبہ ہے، اسے کس طرح بعض لوگ ضائع کر دیتے ہیں اور اس کی بے پناہ طاقت کو محبوب حقیقی کی ملاقات کے لئے خرچ کرنے کی جگہ اپنے لئے وبال جان بنا لیتے ہیں اور میں نے اپنے دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

ہے محبت ایک پاکیزہ امانت اے عزیز
عشق کی عزت ہے واجب عشق سے کھیلا نہ کر

پھر میری نگاہ سمندر کی لہروں کی طرف اٹھی جو چاند کی روشنی میں پہاڑوں کی طرح اٹھتی ہوئی نظر آتی تھیں اور میری نظر سمندر کے اس پار ان لوگوں کی طرف اٹھی جو فرانس کے میدان میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہر روز اپنی جانیں دے رہے تھے اور میں نے خیال کیا کہ ایک وہ بہادر ہیں جو اپنے ملکوں کی عزت کے لئے یہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ ایک ہندوستانی ہیں جن کو اپنی تن آسانیوں سے فرصت نہیں اور مجھے اپنی مستورات کا خیال آیا کہ وہ کس طرح قوم کا بے کار عضو بن رہی ہیں اور حقیقی کوشش اور سعی سے محروم ہو چکی ہیں۔ کاش کہ ہمارے مردوں اور عورتوں میں بھی جوش عمل پیدا ہو اور انہیں یہ احساس ہو کہ آخر وہ بھی تو انسان ہیں جو سمندر کی لہروں پر کودتے پھرتے ہیں اور اپنی قوم کی ترقی کے لئے جانیں دے رہے ہیں جو میدانوں کو اپنے خون سے رنگ رہے ہیں اور ذرا بھی پروا نہیں کرتے کہ ہمارے مر جانے سے ہمارے پسماندگان کا کیا حال ہو گیا اور میں نے کہا:

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پروا نہ کر

جب میں نے یہ شعر پڑھا میری لڑکی امۃ الرشید نے کہا ابا جان دیکھیں آپا دودی کو کیا ہو گیا ہے۔ میں نے کہا کیا ہوا ہے۔ اس نے کہا اس کا

جسم تھر تھر کانپنے لگ گیا ہے۔ میں نے پوچھا دودی تم کو کیا ہوا ہے۔ اس نے جیسے بچیاں کہا کرتی ہیں کچھ نہیں اور ہم سمندر کے پانی کے پاس سے ہٹ کر باقی ساتھیوں کے پاس آ گئے اور وہاں سے گھر کو واپس چل پڑے۔

امۃ الودود کی وفات کے بعد میں یہی شعر پڑھ رہا تھا کہ صدیقہ بیگم نے مجھے بتایا کہ امۃ الودود نے مجھ سے ذکر کیا کہ شاید چچا ابا نے یہ شعر میرے متعلق کہا تھا۔ تب میں نے مرحومہ کے کانپنے کی وجہ کو سمجھ لیا۔ وہ امتحان دے چکی تھی اور تعلیم کا زمانہ ختم ہونے کے بعد اس کے عمل کا زمانہ شروع ہوتا تھا۔ اس کی نیک فطرت نے اس شعر سے سمجھ لیا کہ میں اسے کہہ رہا ہوں کہ اب تم کو عملی زندگی میں قدم رکھنا چاہئے اور ہر طرح کے خطرات برداشت کر کے اسلام کے لئے کچھ کر کے دکھانا چاہئے۔

خدا کی قدرت عمل میں کامیابی کا مونہہ دیکھنا اس کے مقدر میں نہ تھا۔ موت میں زندگی اللہ تعالیٰ نے اسے دے دی۔ وہ قادر ہے جس طرح چاہے اسے زندگی بخش دیتا ہے:

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پروا نہ کر

رسول ﷺ فرماتے ہیں اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ اپنے مُردوں کا نیک ذکر قائم رکھو۔ اسی لئے میں نے اس واقعہ کا ذکر کر دیا ہے کہ اس سے مرحومہ کی سعید طبیعت کا اظہار ہوتا ہے۔ کس طرح اس نے اس شعر کا اپنے آپ کو مخاطب سمجھا۔ حالانکہ بہت ہیں جو نصیحت کو سنتے ہیں اور اندھوں کی طرح اس پر سے گزر جاتے ہیں اور کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔

اس موقع پر ایک اور واقعہ مرحومہ کا مجھے یاد آ گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے کس طرح نصیحت پر فوراً عمل کرنے کا احساس تھا اور میرے لفظوں پر وہ کس طرح کان رکھتی تھی۔ میں نے سفر میں دیکھا کہ عزیز منصور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ جرمن ریڈیو کی خبریں شوق سے سنا کرتے تھے۔ مجھ پر یہ اثر ہوا کہ شاید وہ ان خبروں کو زیادہ درست اور سچا سمجھتے ہیں مجھے یہ بات کچھ بُری معلوم ہوئی۔ میری بیوی اور لڑکیاں ایک کمرہ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں وہاں آیا اور میں نے افسوس کا اظہار کیا کہ حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کون ظالم ہے اور کون مظلوم مگر اس وقت تک جو ہمارا علم ہے وہ یہی ہے کہ انگریزوں کی کامیابی میں دنیا کی بھلائی ہے۔ پس جب تک ہمارا علم یہ کہتا ہے ہمیں ان سے ہمدردی ہونی چاہئے اور انکی تکلیف سے تکلیف اور ان کی کامیابی سے خوشی ہونی چاہئے۔ پھر نہ معلوم ہمارے بچے کیوں خوشی سے جرمن خبروں کی طرف دوڑتے ہیں۔ میں بات کر رہا تھا کہ امۃ الودود مرحومہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں۔ مجھے حیرت ہوئی کہ بات کے درمیان میں یہ کیوں اٹھ گئیں اور مجھے خیال ہوا کہ شاید اپنے بھائی کے متعلق بات سن کر وہ برداشت نہیں کر سکیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ واپس آئیں اور کہا کہ میں نے بھائی سے کہا ہے کہ جب چچا ابا اس امر کو پسند نہیں کرتے تو آپ کیوں اس طرح خبریں سنتے ہیں۔ بھائی نے جواب دیا کہ اگر وہ منع کریں تو میں کبھی یہ بات نہ کروں۔ میں نے کہا بی بی منع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میرے خیال کا اظہار کیا کافی نہیں۔ اس پر اس نے کہا کہ میں نے بھائی سے یہی کہا ہے کہ منع کرنے کا کیوں انتظار کرتے ہو۔ ان کی مرضی معلوم ہونے پر وہی کرو جس طرح وہ کہتے ہیں (اس کے یہ معنی نہیں کی عزیزم منصور احمد اطاعت میں کمزور ہے۔ ایسے امور میں لڑکیاں لڑکوں سے طبعاً زیادہ ذکی ہوتی ہیں ورنہ عزیز کا معاملہ میری لڑکی سے ایسا عمدہ ہے کہ میرا دل اس سے نہایت خوش ہے اور کبھی بھی وہ میری لڑکی کے ذریعہ میرے لئے تکلیف کا باعث نہیں ہوا۔ بلکہ ہمیشہ میرا دل ان دونوں کے معاملہ پر مطمئن رہا ہے اور یہ کوئی معمولی نیکی نہیں بلکہ اعلیٰ اخلاق سے ہی ایسے عمل کی توفیق ملتی ہے۔) میرے دل میں یہ سن کر اپنی اس بچی کی قدر کئی گنے بڑھ گئی کہ کس طرح اس نے میری بات سن کر فوراً میرے منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کی اور بات ختم ہونے سے بھی پہلے اس پر عمل کروانے کے لئے دوڑ گئی۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں اس پر ہوں اور اللہ تعالیٰ اس کی خوشی کے سامان ہمیشہ پیدا کرتا رہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان ۶ جولائی ۱۹۴۰ء) (بشکریہ ماہنامہ خالد)

مَااَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِیْ
اور
خلافتِ احمدیہ

(از ماسٹر ریاض احمد خاں ایم.اے.آگرہ)

میرے مضمون کے عنوان کا جملہ کس ایرے غیرے کا نہیں بلکہ رحمۃ للعٰلمین، نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے نکلا ہوا جملہ ہے۔آپؐ نے مسلمانوں کے بگڑ جانے پر ان کے تہتر فرقوں میں بٹ جانے کی پیشگوئی کی تھی۔ساتھ ہی آپؐ نے یہ بھی کہا تھا کہ ان میں سے ایک گروہ صحیح اسلامک راستے پر ہوگا۔جو کہ میرے اور میرے صحابیوں کی طرح ہوگا۔پوری حدیث اس طرح ہے:-

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِیْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ حَذْوَا النَّعْلَ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰالِكَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِیَ يَارُسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِیْ... وَهِیَ الْجَمَاعَةُ."(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ا صفحہ: ۵۷-۵۸،بحوالہ بدر ۲۱و۲۸ دسمبر ۱۹۹۵ء)

ترجمہ:-حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی ایک زمانہ آئے گا جیسے بنی اسرائیل پر آیا تھا جیسے ایک جوتا دوسرے کے ساتھ برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس کھلم کھلا آیا تھا میری امت میں ہوگا جو شخص اس طرح کرے گا اور بے شک بنی اسرائیل بہتر گروہوں میں بٹے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں متفرق ہوگی۔ایک فرقہ کے علاوہ وہ سب فرقے دوزخ میں جائیں گے۔صحابہؓ نے پوچھا' اے اللہ کے رسول وہ کونسا گروہ ہوگا؟' آپؐ نے جواب دیا' جو میرے اور میرے صحابیوں کی طرح ہوگا...اور وہ ایک جماعت ہوگی۔

آنحضورؐ کے یہ جو دو جملے ہیں کہ وہ گروہ، میرے اور میرے صحابیوں کی طرح ہوگا،اور وہ گروہ ایک جماعت ہوگی'۔حقیقت میں ان دو جملوں میں آپؐ نے صحیح فرقے کی پوری پہچان بتا دی ہے۔ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے وقت میں اور آپؐ کے بعد آپؐ کے خلفاء کے وقت میں مسلمانوں کی جماعت کا جو متحد اور منظم روپ تھا۔وہی روپ صحیح فرقے کا ہوگا۔وہ نہ صرف ایک فرقہ ہوگا بلکہ وہ ایک جماعت ہوگی اور اس کا ایک امام ہوگا۔اس لئے تو آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ:"وَهِیَ الْجَمَاعَةُ" یعنی وہ ایک جماعت ہوگی۔

اور اسی لئے آپؐ نے حضرت حذیفہؓ کے ذریعہ سے لوگوں کو امام والی جماعت میں شامل ہو جانے کی نصیحت فرمائی یا یوں کہنا چاہئے کہ حکم دیا۔

جب آنحضورؐ اپنے ساتھیوں سے مسلمانوں کی حالت بگڑ جانے کی چرچا کر رہے تھے تو حضرت حذیفہؓ نے آپؐ سے پوچھا کہ اگر میری زندگی

Love for All, Hatred for None

Subaida Timbers

Dealers in
Teak Timber, Teak Poles,
Rose wood and
All kinds of Furniture

Chandakadavu,
P.O. Faroke, Calicut
Mob. : 9387473240
Off. : 0495-2483119
Res. : 0495-2903020

میں وہ وقت آجائے تو ارشاد فرمایئے میں اس وقت کیا کروں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امیر (امام) سے چمٹے رہنا۔ (بخاری و مسلم بحوالہ قیامت کب آئے گی مصنف مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری صفحہ ۶۱)

آپؐ کے اوپر کے قول سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جس طرح آپؐ مسلمانوں کی جماعت کے بانی تھے اسی طرح اس صحیح فرقے کا بانی بھی آپ کا متبع ایک نبی ہی ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری کئی حدیثوں میں صحیح فرقے کے بانی کا ذکر 'عیسیٰ ابن مریم' مسیح ابن مریم اور امام مہدی وغیرہ ناموں سے کیا ہے۔ مثال کے طور پر آپؐ فرماتے ہیں:

"کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ."
(بخاری باب نزول عیسیٰ ابن مریم جلد ۲ صفحہ: ۶۶ مصری)

یعنی تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تمہیں میں سے تمہارا امام ہوگا۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ "یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَھْدِیًّا..." یعنی آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو اس وقت زندہ ہو وہ عیسیٰ ابن مریم کو پائے گا جو امام مہدی ہوں گے۔

یہاں پر یہ سمجھ لینا بھی بہت ضروری ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح فرقے کے بانی کو نبی بتانے کے لئے ہی اُسے ابن مریم (عیسیٰ یا مسیح) کہا ہے۔ کیونکہ عیسیٰ مسیح ایک نبی تھے۔

اس میں ایک راز یہ بھی چھپا ہے کہ جس طرح بنی اسرائیل کے فرقوں نے عیسیٰ مسیحؑ کو جھٹلایا تھا اُسی طرح مسلمانوں کے بہتر فرقے بھی آپؐ کی امت کے مسیح و مہدی کو جھٹلائیں گے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کہ "صحیح فرقہ میرے اور میرے ساتھیوں کے راستے پر ہوگا" یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جس طرح مکہ کے سب قبیلوں نے آپس میں اختلافات ہونے کے باوجود بھی مل کر آپؐ اور آپ کی جماعت کی مخالفت کی تھی اسی طرح مسلمانوں کے بہتر فرقوں کی طرف سے بھی آپس میں مختلف اختلافوں کے باوجود مل کر امام مہدی (مسیح موعودؑ) اور آپ کی جماعت کی مخالفت کرنا ضروری تھا۔

آنحضورؐ کے اوپر کے قول میں یہ راز بھی چھپا ہے کہ جس طرح آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے مسلمانوں کی باگ ڈور سنبھالی تھی اُسی طرح امام مہدی کے بعد احمدیوں کی باگ ڈور امام مہدی کے خلفاء نے سنبھالنی تھی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دماغ میں یہ بات تھی کہ بہتر فرقے آپس میں بھی ایک دوسرے پر کفر کے فتوی لگائیں گے اور ساتھ ہی امام مہدی اور اس کی جماعت کو بھی کافر اور غیر مسلم کہیں گے اس لئے وہ خود کافر ہو جائیں گے۔ کیونکہ آپؐ کی ایک حدیث کے مطابق جس سے کافر کہا گیا ہے اگر وہ کافر نہ ہو تو کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اور قرآن شریف کے مطابق کافر دوزخی ہوتے ہیں اسی لئے آپؐ نے مسیح موعودؑ کی جماعت کے علاوہ بہتر فرقوں کو دوزخی کہا ہے۔

صحیح فرقے کا نام- جماعت احمدیہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے صحیح فرقے (جماعت) کا نام بھی واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے۔ آپؐ نے اپنی حدیثوں میں امام مہدی کا نام 'احمد' بتایا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

"عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ذَکَرَ الْمَھْدِیَ اسْمُہٗ اَحْمَد." (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ: ۱۷۴)

یعنی حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدی کا نام 'احمد' بتاتے سنا ہے۔

اس حدیث سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ صحیح فرقے کا نام فرقہ احمدیہ یا جماعت احمدیہ ہوگا۔ نیچے ایک ایسا حوالہ بھی پیش کیا جاتا ہے جس میں واضح طور پر ناجی فرقے کا نام 'احمدیہ' درج ہے۔

'تِلْکَ اثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِرْقَۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ وَالفِرقَۃُ نَاجِیَتُھُمْ اَھلُ السُّنَّۃِ الْبَیْضَاءِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ وَالطَّرِیْقَۃُ النَّقِیَّۃُ الْاَحْمَدِیَّہ.' (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ: ۲۰۴)

یعنی یہ بہتر فرقے آگ میں پڑنے والے ہوں گے اور جو ناجی فرقہ ہوگا وہ محمدی سنت پر عمل کرنے والا ہوگا۔ اور وہ مقدس سلسلہ احمدیہ ہوگا۔

صحیح فرقہ کے سمجھنے میں غلطی: غیر احمدی مولویوں نے صحیح فرقہ کے سمجھنے میں زبردست غلطی کی ہے۔ مثال کے طور پر بہتر فرقوں اور ایک فرقہ کے بارے میں مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری اپنی تصنیف ''قیامت کب آئیگی'' میں فرماتے ہیں:۔

''جن تہتر فرقوں کی خبر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے وہ بھی پورے ہو چکے ہیں۔ جن کی تفصیل بعض شروح حدیث میں مذکور بھی ہے۔ یہاں اتنا سمجھ لینا ضروری ہے کہ اس سے صرف وہ فرقے مراد ہیں جو شریعت اسلامیہ کے عقیدوں سے متفق نہیں ہیں۔ جیسے معتزلہ، خوارج، روافض، قادیانی، اہل قرآن وغیرہ ہیں۔ اور جو لوگ عقائد اسلامیہ کو بلا چوں و چرا مانتے ہیں اور صرف نماز روزہ کے مسائل میں مختلف ہیں (جیسے چاروں اماموں کے مقلدین اور فرقہ اہلحدیث ہے) وہ سب اسی ایک فرقہ میں داخل ہیں جسے جنتی فرمایا ہے۔ کیونکہ جن مسائل میں ان کا اختلاف ہے ان میں حضرات صحابہؓ کا بھی اختلاف تھا اور صحابہؓ کے طریقہ پر چلنے والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی فرمایا ہی ہے۔'' (قیامت کب آئیگی صفحہ:۷۸)

عاشق الٰہی صاحب نے بریلوی، دیو بندی، جماعت اسلامی، اہل حدیث وغیرہ فرقوں کو جو ایک فرقہ میں شامل کیا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ یہ فرقے ایک دوسرے پر کفر اور گمراہی کے فتوے لگا چکے ہیں۔

صحیح فرقہ کو خدا کی قدرت نے رکارڈ کروا دیا: ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی اس وقت کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک فیصلہ دیا جس نے ایک فرقہ اور بہتر فرقوں کے فرقہ کو واضح کر دیا۔ اس کی رپورٹ ۶ اکتوبر ۱۹۷۴ء کے نوائے وقت اخبار میں ذیلی عنوان کے ساتھ اس طرح شائع ہوئی:۔

''اسلامی تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلے پر کبھی اجماع امت نہیں ہوا:۔

اس فیصلہ کی ایک خاص اہمیت یہ ہے کہ اس پر اجماع امت بالکل صحیح طور پر ہوا ہے۔ اسلام کی ساری تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع نہیں ہوا۔ اجماع امت میں ملک کے سب بڑے سے بڑے علماء دین اور حاملانِ شرع متین کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کے سیاسی رہنما کماحقہٗ متفق ہوئے ہیں۔ اور صوفیاء کرام اور عارفین باللہ برگزیدگان تصوف وطریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے۔ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی ۷۲ فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے اس حل پر متفق اور خوش ہیں۔ زعماء ملت اور عمائدین کا کوئی طبقہ نظر نہیں آتا جو اس فیصلہ پر خوشگوار ردعمل نہ رکھتا ہو'' (بحوالہ دینی نصاب صفحہ:۲۰۲)

اوپر کے حوالے کا تعلق اس فیصلہ سے ہے جس میں مخالفین احمدیت نے سیاسی ہتھکنڈے اپنا کر پاکستان کے اس وقت کے وزیراعظم جناب ذو الفقار علی بھٹو صاحب سے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دلوایا تھا۔

جماعت احمدیہ کو رسول اللہ کی خوش خبری: احمدیوں کو اسلام سے الگ سمجھنے کے فیصلے سے لوگوں کی خوشی بے معنی ہے۔ آنحضورؐ نے تو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ احمدیوں کو اسلام سے الگ سمجھا جائیگا۔ یا یوں کہئے کہ غیر مسلم کہا جائیگا۔ جب کہ وہ حقیقت میں اسلام پر چلنے والے ہوں گے۔ ثبوت ذیل میں درج ہے:۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام اجنبیت اور بیگانگی (کسمپرسی) کی حالت میں ظاہر ہوا تھا (کہ اس سے لوگ بھاگے تھے اور کوئی کوئی قبول کر لیتا تھا) اور عنقریب پھر بیگانہ ہو جائے گا جیسا کہ شروع میں تھا (چنانچہ اسلام پر عمل کرنے والا کوئی کوئی ہی ملے گا۔ پھر فرمایا کہ (سو ایسے لوگوں کو خوشخبری ہو جو (اسلام پر چلنے کی وجہ سے) بیگانہ (شمار) ہوں۔

(مسلم شریف و بحوالہ قیامت کب آئیگی صفحہ:۱۶)

اس حدیث میں آنحضرتؐ نے واضح طور پر بتا دیا تھا کہ مسلمانوں کی ایک جماعت کو غیر مسلم شمار کیا جائے گا۔ اور پاکستان میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلموں میں شمار کر دیا گیا اور مولوی صاحبان بھی احمدیوں کو قادیانی مخاطب کر کے اپنی تقریروں اور تحریروں سے لگاتار یہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں کہ ”قادیانی مسلمان نہیں ہیں“۔

میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ آنحضورؐ کی پیشگوئی ”مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ“ کے مطابق خلافت احمدیہ کا سلسلہ بھی قائم ہونا تھا۔ اسی سلسلہ میں حاجی الحرمین حکیم نورالدینؓ، حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ، حضرت مرزا ناصر احمدؒ اور حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ یہ چار خلفا کرام گزر چکے ہیں اور اس وقت احمدیت کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کی باگڈور سنبھالے ہوئے ہیں۔

آنحضورؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق دشمنان احمدیت کی مختلف قسم کی مخالفتوں کے باوجود جماعت احمدیہ ترقی کر کے تعداد میں ۳۲ کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے اور خدا کے فضل سے ۱۹۰ سے زائد ملکوں میں پھیل چکی ہے۔ اور کروڑوں غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کو حقیقی اسلام میں داخل کر چکی ہے۔ خلافت کی برکت سے جماعت احمدیہ خدمت خلق کے میدان میں بھی دُنیا میں سب سے آگے ہے۔ ایک طرف مخالفین احمدیت کی ترقی کو روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں تو دوسری طرف سیٹلائٹ کے ذریعہ چلنے والا چینل مسلم ٹیلیوژن احمدیہ (M.T.A) تبلیغ دین اور خدمت خلق کے پروگرام ۲۴ گھنٹے نشر کر رہا ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ مخالفین احمدیت آنحضرت سلم کی اس پیش گوئی پر بھی غور نہیں کرتے جو مشکوٰۃ شریف میں درج ہے اور جس کے راوی حضرت حذیفہؓ ہیں۔ اور جس میں آنحضورؐ نے اپنے بعد خلافت قائم ہونے اور پھر ظالم اور ستانے والی وزور زبردستی کرنے والی بادشاہت کے قیام کی پیش گوئی کی تھی۔ پھر فرمایا تھا کہ:-

ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ. ثُمَّ سَکَتَ. یعنی پھر نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہو جائیگی۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔

نہ معلوم کیوں مخالفین احمدیت کو آنحضورؐ کی پیش گوئیاں سمجھ نہیں آتی ہیں؟ یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ احمدیت ایک بہت بڑا درخت بن چکی ہے جسے اکھاڑنا غیر ممکن ہے۔ احمدیت بڑھتی جائے گی، بڑھتی جائے گی، بڑھتی جائے گی اور ایک دن ساری دنیا پر محیط ہو جائے گی۔

انشاءاللہ

☎ : 04931-219095

فضل عمر پبلک اسکول
FAZLE-E-OMAR
Public School
(Affiliated to CBSE No. : 930256)
Karulai

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526
SHAIKA LATIF
GIRLS TRAINING
ART CENTRE
Only for Girl & Women
3/51 NARKEL DANGA MAIN ROAD,
KOLKATA - 700 011 (Opp. NASIR BOOK)
Phone : 2352-1771

ہزاروں روحوں کی دلی فریاد۔ قیام خلافت

(مولوی شوکت علی مبلغ سلسلہ)

قارئین کرام! بائبل میں یہ پیشگوئی تھی کہ آئندہ آنے والا نبی دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاران کی پہاڑیوں سے جلوہ گر ہوگا اگر چہ عیسائیوں نے اس میں تحریف کر کے اس پیشگوئی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چسپاں کرنے کی ناکام کوشش کی ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ پیشگوئی پوری شان کے ساتھ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر پوری شان کے ساتھ صادق آئی جب آپ دس ہزار صحابہ کے ساتھ فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ میں داخل ہوئے۔ حق یہ ہے کہ یہی وہ مقدس جماعت اور پاک روحیں تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم براہ سے راست انوار قرآنیہ وعلوم دینیہ حاصل کئے اور آپ کی قربت سے اس قدر نور حاصل کیا کہ رضی اللہ عنھم ورضوعنہ کے وارث بنے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو انہیں سعید فطرت روحوں نے فیصلہ کیا کہ ہمیں اب خلافت جیسی نعمت کے سایہ تلے آجانا چاہئے اور ہمارا ایک واجب الاطاعت امام ہونا چاہئے اور قبل اس کے کہ اپنے پیارے آقا کی تدفین عمل میں لاتے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خلافت کی آغوش میں آگئے پھر اپنے پیارے آقا کو سپرد خاک کیا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے تربیت یافتہ صحابہ کا خلافت کی آغوش میں آنا اہم اور بے حد ضروری تھا تو پھر بعد میں آنے والے مسلمان کیونکر مستثنیٰ ہو سکتے ہیں چنانچہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر اسلام کی بعثت ثانیہ کے دور میں جبکہ اسلام کثرت سے فرقہ پرستی زور پکڑنے والی تھی ایک واجب الاطاعت امام کی جماعت میں داخل ہونے کا حکم فرمایا ہے۔

اس زمانہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جب مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہو جائیں گے تو اس وقت ایک ایسا فرقہ ہوگا جو جماعت کہلائے گا انکا ایک واجب الاطاعت امام اور خلیفہ ہوگا اس جماعت کو لازم پکڑنا اور اس کے ساتھ شامل ہو جانا آپؐ نے ضروری قرار دیا اور فرمایا جنکا کوئی امام اور جماعت نہیں وہ پراگندہ ہیں ان تمام فرقوں کو چھوڑ کر جنگل میں چلے جانا خواہ وہاں تجھے بھوکا رہ کر مرتے دم تک جنگل میں درخت کی جڑیں چبانا پڑیں وہیں رہنا یہ تیرے حق میں بہتر ہوگا بنسبت اس کے کہ ان پراگندہ فرقوں سے تیرا تعلق ہو۔ (بخاری کتاب المناقب باب ۱۶)

قارئین کرام قرآنی ارشادات واحادیث نبوی کی روشنی میں ہمیشہ بزرگان دین وعلماء کرام خلافت کی اہمیت وضرورت پر زور دیتے رہے ہیں انہیں علماء ومفکرین دین کے مضامین میں سے چند اقتباسات پیش ہیں جو کہ خلافت کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

خلیفہ اسلام کی ضرورت واہمیت: ہفت روزہ ترجمان دہلی ۱۸ فروری ۱۹۹۴ء کا ایک نوٹ بعنوان ''خیر الامت سے فریاد'' ملاحظہ فرمائیں

برادران اسلام کیا آپ کو یاد بھی ہے کہ ہماری زندگی کا پروگرام کیا ہے عالمگیر اسلام نے خیر الانام کی خیر الامت کا بہترین پروگرام مرتب کیا ہے یہ اسی قابل غور چیز ہے جس سے کسی سلیم الفطرت انسان کو جس نے بصدق دل کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا ہے قطعاً انکار نہیں کر سکتا لیکن کیا عرض کروں اس نقطۂ نگاہ سے مسلم بھائیوں کے عملی کارنامے مقصد ضرورت سے کوسوں دور ہیں جاہل حضرات سے آگے گزر کر دور حاضر کے امراء فقراء علماء رہنمائے امت جنکو خدا داد نعمت پر کچھ ناز نہیں اگر انکے روید کو توجہ قلب سے دیکھا جائے تو وہ بھی حقیقی پروگرام کے عامل شاذ و نادر ہی نظر آئیں گے...کاش یہ مقتدر حضرات امت محمدیہ کے راہ نما صرف رضائے مولا کے لئے متفق اور متحد ہو کر اسی چیز کی طرف اپنی اپنی دوڑ دھوپ کی توجہ فرماتے تو نتیجہ یہ ہوتا کہ ۲۵ کروڑ نشتر بے مہار مسلمانوں کی باگ ڈور کا ذمہ دار سپاسالار ایک ہوتا اور مسلمان ہند کی تبلیغ تنظیم بیت المال کا مرکز واحد ہوتا ہندوستان ۲۵ کروڑ مسلمان ہی نہیں بلکہ تمام کرۂ ارض کے مسلمانوں کے وجود سے بھرپور ہوتا تبھی تو مسلمانوں کی تبلیغ وتنظیم

بیت المال کی مرکزی حیثیت ایک خلیفہ اسلام کے زیر سایہ ہوتی کیونکہ اس میں مسلم اور اسلام کا انتہائی عروج اور کایا ہی کا راز تھا۔ (مأخوذ از اہل حدیث امرتسر ۱۹۴۶ء)

کاش خلافت علی منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہو: لاہور سے نکلنے والے اخبار تنظیم اہل حدیث نے ۱۲ ستمبر ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں بحسرت لکھا تھا کہ اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک دفعہ پھر خلافت علی منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ ملت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے ورنہ قیامت میں ہم سب سے خدا پوچھے گا کہ دنیا میں تم نے ہر ایک اقتدار کے لئے راہ ہموار کی کیا اسلام کے غلبہ کے لئے بھی کچھ کیا؟

دور حاضر میں خلافت کی اہمیت وضرورت پر بہت سے مفکرین اسلام مضامین لکھ چکے ہیں اور یہ بھی واضح کر چکے ہیں کہ مسلمانوں کی موجودہ مشکلات کا حل اور آپسی اتحاد و اخوت اسلامی کا باعث صرف اور صرف خلافت ہی ہے۔

تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں: مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی مرحوم نے لکھا تھا:-

''اتنے تفرق وتشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر، مصر اور شام کا رخ کس طرف ہے حجاز کی منزل کونسی ہے؟ اور لیبیا کی کونسی؟ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں مملکت اسلامیہ کی تقسیم ہوتی؟ ایک اسرائیل کے مقابل پر سب کو الگ الگ فوجیں لانا پڑتیں؟ ترک اور دوسرے مسلم فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں اور خلافت چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی قومیتوں کا جو افسوں شیطان نے کان میں پھونک دیا ہے وہ دماغوں سے نہیں نکالتے۔

(صدق جدید یکم مارچ ۱۹۷۶ء)

عالم اسلام خلافت سے محروم: اس وقت عالم اسلام خلافت کے اس ضروری ادارے اور اس مبارک نظام سے محروم ہے جس کے قیام کے مسلمان مکلّف بنائے گئے ہیں اور جس سے محرومی کا جرمانہ وہ مختلف شکلوں میں ادا کر رہے ہیں۔ (تعمیر حیات لکھنؤ)

اس میں کیا شک ہے کہ:

انعام خلافت ہے خدا تعالیٰ خدا کی رحمت
وابستہ ہے اسلام کی اب اس سے ہی عظمت
اسلام کو ماضی میں جو حاصل ہوئی طاقت
یہ راز تھا طاقت کا کہ حاصل تھی خلافت

تمام لوگ کسی صاحب علم وعمل مسلمان کے ہاتھ پر جمع ہو جائیں: خلافت اور واجب الاطاعت امام کی اہمیت کا اعتراض ایک اور مولانا کے الفاظ میں پڑھئے مولانا ابوالکلام آزاد جو ہندوستان کی جانی مانی اور معروف شخصیت ہیں آپ تحریر فرماتے ہیں:-

تمام لوگ کسی ایک صاحب علم وعمل مسلمان کے ہاتھ پر جمع ہو جائیں اور وہ انکا امام ہو وہ جو کچھ تعلیم دے ایمان اور صداقت کے ساتھ قبول کریں قرآن وسنت کے ماتحت جو کچھ احکام ہوں انکی بلا چوں و چراں تعمیل و اطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اسی کی زبان گویا سب کے دماغ بیکار ہو جائیں صرف اس کا دماغ کارفرما ہو لوگوں کے پاس نہ زبان ہوں نہ دماغ صرف دل ہو جو قبول کرے صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے، ایک انبوہ ہے جانوروں کا، ایک جنگل ہے کنکر پتھر کا، ایک ڈھیر ہے مگر نہ تو جماعت نہ قوم نہ اجتماع، اینٹیں ہیں دیوار نہیں، کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں، قطرے ہیں مگر دریا نہیں، کڑیاں ہیں جو الگ الگ کی جا سکتی ہیں، زنجیر نہیں ہیں ہو جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر سکتی ہے۔ (مسئلہ خلافت صفحہ: ۳۱۶ مطبوعہ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس دہلی)

قارئین! مولانا موصوف نے کتنے ہی واشگاف الفاظ میں امامت و خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے اور مسلمانوں کو جماعت قوم اور اجتماع سے وابستہ ہوجانے کی ترغیب دلائی ہے مگر دنیا میں آج بھی مسلمان عالم ایک بھیڑ انبوہ اور جانوروں کا ایک جنگل کے مصداق ہیں کاش وہ جماعت احمدیہ کی طرف توجہ کرتے جہاں خدا کے فضل سے انہیں واجب الاطاعت امام نظر آئے گا اور وہ مثبت پہلو بھی یعنی جماعت قوم اور اجتماع بھی جو امامت کے ساتھ ہی لازم وملزوم ہیں۔

نہ ہمارا اولی الامر رہ گیا ہے اور نہ ہماری گردنوں میں کسی کی بیعت کا قلادہ ہے

ایک اور مولانا کے خیالات بھی ملاحظہ فرمالیں:

مولانا عنظر یف شہباز ندوی صاحب اپنے مضمون ہفت روزہ نئی دنیا ۴مئی ۹۷ صفحہ ۲ پر خلافت کی حقانیت اور ضرورت پر زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

خلافت اُس نظام کا نام ہے جسے خالق کائنات کے احکامات کے مطابق اُس کے فرمانبردار بندے چلائیں گے گویا اصل حکمران خالق کائنات ہی ہے قانون اور حکم بھی اُس کا چلے گا اور فرمانبردار بندہ اُس کی نیابت اور قائمقامی کرتے ہوئے اس نظام کو چلائے گا۔ اِس لئے وہ خلیفہ کہلاتا ہے۔

مخالفین خلافت کومخاطب کرتے ہوئے یہ لکھتے ہیں کہ

کبھی آپ نے غور کیا کہ بغیر خلافت کے کیا حدود اللہ کا نفاذ ممکن ہے؟ چور کا ہاتھ کاٹا جا سکتا ہے زانی کو سنگسار کیا جا سکتا ہے؟ شرابی کو درے لگائے جاسکتے ہیں؟ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کا احتساب ممکن ہے؟ اور میں اس سے آگے بڑھ کر پوچھتا ہوں کہ کیا ارکان اسلام خواہ نماز ہو زکوٰۃ ہو کچھ معیاری شکل میں انجام پا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں خلافت ختم ہوئی تو جماعت کا اجتماعی نظام اور اس کے مطلوبہ فوائد ختم ہو گئے اسی طرح دشمنان اسلام کو نیست ونابود کرنے کے لئے امت کو جس مرکزیت کی ضرورت ہے کیا وہ خلافت کے علاوہ کسی اور شکل میں حاصل ہوسکتا ہے اور سب سے بڑھ کر فساد فی الارض کا خاتمہ اور عدل وانصاف کا قیام کیا کسی اجتماعی قوت کے بغیر ممکن ہے جب آپ اُن پہلوؤں سے غور کریں گے تو لامحالہ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ خلافت کے بغیر اسلام ادھورا رہ جاتا ہے بلکہ نعوذ باللہ لنگڑا لولہ بن جاتا ہے اور اُس کے اپنی مکمل شکل میں جلوہ گر ہونے کے لئے خلافت علی منہاج نبوت کا قیام انتہائی ضروری ہے اس لئے نبی کریم صلعم نے ہجرت کے وقت ایسے اقدار کی دعا فرمائی تھی۔ جو احکامات کی بجا آوری میں اور دشمنانِ اسلام کا زور توڑنے میں مددگار ثابت ہو۔ چنانچہ شیخ الاسلام ابن قیمہ نے لکھا ہے حکومت اسلامیہ کا قیام دین کا بلند ترین فرض ہے بلکہ اس کے بغیر دین قائم نہیں ہوسکتا۔

اس کے بعد موصوف نے آیت قرآنی **یا یھا الذین اٰمنو اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم** (النساء:۵۹) اور حدیث نبوی **من مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة** (مسلم) کے حوالے سے مسلمانوں کی حالت پر افسوس کیا کہ ذرا اپنی حالت کا جائزہ لیکر دیکھیں کہ ہم کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں نہ ہمارا اولی الامر رہ گیا ہے اور نہ ہی ہماری گردنوں میں کسی کی بیعت کا قلادہ ہے۔

خدانخواستہ اگر ہماری اسی حالت میں موت ہوگئی تو کیا ہم جاہلیت کی موت مرنے والوں میں سے نہیں ہوں گے اور اولی الامر کی اطاعت کے حکم سے روگردانی کرنے والے قرار نہ پائیں گے اسی طرح تاریخ اسلام کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ خلیفہ کا نقسہ اتنی دینی شرعی اہمیت رکھتا ہے کہ جب نبی کریم صلعم کی وفات ہوئی تو فرط رنج والم میں مبتلا ہونے کے باوجود سب سے پہلے صحابہ نے خلیفہ کا انتخاب کیا پھر آپ کی تجہیز وتکفین کی طرف متوجہ ہوئے یہ صرف صحابہ پر ہی لازم نہ تھا بلکہ قیامت تک مسلمانوں پر لازم ہے چنانچہ ولی اللہؒ نے ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء میں صراحت فرمائی ہے کہ قیامت تک مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے کہ ایسے خلیفہ کا تقرر کریں جس کے اندر خلافت کی شرائط موجود ہوں آخر پر آپ تحریر کرتے ہیں کہ خلافت کی یہی وہ ضرورت واہمیت اور شرعی

حیثیت ہے کہ ہر زمانے میں تمام علماء کرام اور مکاتب فکر کا اس پر اتفاق رہا ہے کہ اس کا قیام امت پر فرض ہے بگڑی ہوئی شکل میں بھی اسے غنیمت سمجھا اور اپنے آپکو اس سے وابستہ رکھنا باعث افتخار سمجھتے رہے یہی وجہ ہے کہ خلافت عثمانیہ جب یہودیوں اور انگریزوں کی سازشوں کا شکار ہوکر زوال پذیر ہونے لگی تو ساری دنیا کے مسلمانوں نے اس کی بقاء تحفظ اور احیاء کے لئے صدائے احتجاج بلند کی اور قربانیاں دیں حتی کہ انگریزوں کے ماتحت ہونے کے باوجود خود ہندوستان کے مسلمانوں نے تحریک خلافت چلائی اور اسے اپنا فرض سمجھتے ہوئے ساری صلاحیت اسی کے لئے جھونک دیں شاید یہ جان کر آپ کو تعجب ہو کہ مسالک و مکاتب فکر کے اختلاف کے باوجود جو تمام سربرآوردہ لوگ اس تحریک میں شامل تھے اور جی جان سے لگے ہوئے تھے خود اس وقت جتنی اسلامی تحریکات چل رہی ہیں ان میں سے کون قیام خلافت کی منکر ہے؟ خواہ دنیا کے کسی گوشے میں وہ تحریکیں چل رہی ہوں یہ ضرور ہے کہ تعبیرات الگ الگ ہیں کوئی حکومت الٰہ کہتا ہے کوئی اقامت دین کہتا ہے کوئی دین کو زندہ کرنا کہتا ہے اور کوئی خلافت قائم کرنا کہتا ہے لیکن سب کی سپرٹ ایک ہی ہے آپ ذرا جمعیت العلماء ہند کا ابتدائی دستور اُٹھا دیکھئے اس کے اندر صاف صاف خلافت کی بات کہی گئی ہے پھر بھی یہ پروپیگنڈہ کرنا کہ یہ آواز صرف چند سرپھروں کی ہے سوائے لوگوں کو فریب دینے کے اور کچھ بھی محسوس نہیں ہوئی یا ان کی جہالت کی عکاسی کرتی ہے۔

(ہفت روزہ نئی دنیا ۶ تا ۱۰ مارچ ۹۷ء)

شاعر مشرق علامہ اقبال نے بھی خلافت کے قیام کی تمنا کرتے ہوئے کہا تھا:-

تا خلافت کی بناء دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

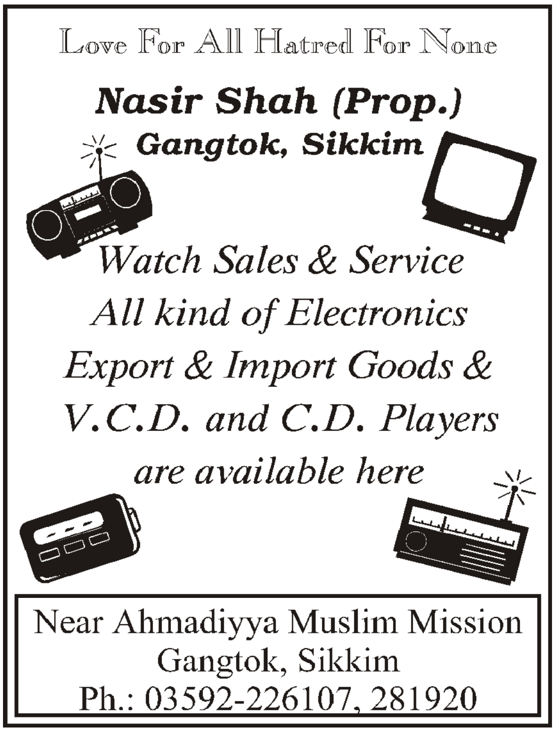

من الظلمٰت الی النور

قبولِ احمدیّت کی داستان

(غلام رسول بانڈے از ماندوجن کشمیر)

(ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم)

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشان کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

خاکسار کی پیدائش ایک غریب گھر میں ۱۹۳۹ء میں ہوئی۔ والد صاحب سیدھے سادھے اور نیک فطرت کے تھے آپ کے بڑے بھائی مرحوم عبدالکریم صاحب بانڈے ہمارے گاؤں میں پہلے احمدی تھے۔ کافی عقلمند اور سوچ رکھنے والے نڈر، دین دار تھے۔ جماعت کی آغاز میں اپنے گھر میں ایک کمرہ نماز پڑھنے کے لئے وقف کر کے علیحدہ جماعت نے یہاں سے ہی نمازوں کی شروعات کی۔ اور مخالفت مول لی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے یہاں کی جماعت آپ کی مرہون منت ہے۔

ناچیز کو فطرتاً احمدی بننے کا شوق تھا۔ میں نے والد صاحب سے بالکل چھوٹی عمر میں کئی بار اصرار کیا کہ ہم بھی احمدی ہو جاتے تو آپ نے جواب دیا انشاء اللہ تعالیٰ ہم بھی ایک دن ضرور احمدی ہو جائینگے۔ لیکن ابھی میرے بڑے بھائی صاحب کی احمدی ہو جانے پر بہت مخالفت ہو رہی ہے۔ تمام رشتہ دار اور گاؤں والے مخالفت کر رہے ہیں۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے جواب دیا۔ غیر احمدی لوگ بتا رہے ہیں کہ احمدی لوگ حضرت مرزا صاحب کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند مقام دیتے ہیں اور قادیان میں حج کرتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ ان پڑھ اور جاہل ہیں بلکہ احمدی لوگ غیر احمدی لوگوں سے زیادہ عالم ہیں اور رسول کریمؐ کو سب سے بالا ہی نہیں تمام نبیوں سے افضل جانتے ہیں۔

میں والدین کی دعاؤں کے طفیل ہائی کلاس تک تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ مگر ماں باپ کا سایہ یکے بعد دیگر سر سے اُٹھ گیا جس کی وجہ سے میرا شوق تعلیم دل میں رہا۔ سکول چھوڑا یتیمی کے دن میرے لئے صبر کے کڑوے گھونٹ سے کچھ کم نہ تھے۔ کفالت دشوار صورت حال سے دوچار ہوئی۔ جو کو ایک دکھی کہانی سے کچھ کم نہیں۔ مرا بایداز درد طفلاں خبر کر در طفلے سر بہ رفتم پدر۔ میں جب پرئمری کلاس میں پڑھتا تھا۔ میرے ساتھ اپنے گاؤں کے احمدی لڑکے ہم جماعت تھے غیر احمدی بچے خواہ مخواہ ان احمدی بچوں کو تنگ کرتے تھے۔ تانے دینا اُن کا معمول تھا۔ احمدیوں کی ایک چھوٹی سی مسجد تھی میں ان کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا۔ بلکہ آنا جانا بھی تھا۔ درثمین کی نظمیں پڑھنے اور یاد کرنیکا بھی یہاں شوق ہوا۔ جب بھی کبھی پروگرام ہوتا تھا تو میں بن بلائے ضرور حاضر ہو کر شامل ہو جاتا اور گھر والے خوش ہو جاتے شاباش کہتے تھے۔ مسجد میں فطرت صالح اور نہایت نیک خوبصورت شکل کے مرحوم مولانا غلام احمد شاہ صاحب نہایت نرم لہجے سے پڑھاتے تھے۔ بچوں میں میری ذہانت دیکھکر میرے سر پر ہاتھ پھیرتے اور کافی پیار سے پیش آیا کرتے تھے۔ جو کہ میرے لئے کارگر ثابت ہوا۔

صحبت صالح ترا صالح کند۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب وادی کشمیر میں دوروں پر مرکز سے مبلغین کرام آیا کرتے تھے۔ مرحوم مولانا شریف احمد صاحب امینی، سمیع اللہ صاحب بمبئی، مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی، اُن کا لباس سادہ سفید شلوار، سر پر پگڑی اور اچکن ایک علیحدہ سیرت اپنے اندر رکھکر لوگوں کے دل لبھاتا تھا۔ نہایت میٹھی زبان ایک عالمانہ رنگ میں گفتگو جس کو میں دیکھکر متاثر ہوا۔

مرحوم مولانا عبدالواحد صاحب کشمیر کے ممتاز اور عالم دین نہایت

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA

☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

Crash Plastic
Use the Natural Products
SPARK
Nature Products
Disposable Plates and Cups

Best Compliment From
M. K. ABDUL KAREEM
JUBILEE HOUSE
MANNARKKAD

حاضر جواب جوشیلے اور ہنس مکھ وجود تھے۔ آپ سے کئی بار میری ملاقات ہوئی۔ ان نیک بزرگوں کی صحبتِ نیک سے مجھے بلا چوں چرا ستارہ برس کے قریب عمر میں بیعت کرنیکی سعادت ملی۔ اور حضرت خلیفہ الثانیؓ کی خدمت میں منظوری پالی۔ الحمدللہ

کافی شوق تھا۔ امروز و فردا کر کے تین چار سال گزر گئے۔ جی چاہتا تھا کہ قادیان جا کر مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کروں لیکن وقت نے ساتھ نہ دیا۔ طرح طرح کے مصائب پیش آ گئے۔ اور گھریلو حالات بھی سازگار نہ تھے۔ دل کی تمنا دل میں ہی رہی۔ جس کی تڑپ ہمیشہ محسوس رہی۔ بالآخر صبر کا دامن پکڑ کر کافی محنت و مشقت کر کے ہی گزارہ کیا۔ اور جب بھی موقعہ مل جاتا لٹریچر لیکر ہمیشہ پڑھتا اور اخبار بدر کے بغیر میرا وقت بہت مشکل سے گزرتا۔ جس کی بدولت اچھی مہارت تبلیغ ہر طرح کی واقفیت میسر ہوتی بلکہ معلومات کے علاوہ اردو ادب سے بھی خاص مہارت حاصل ہو رہی ہے۔ اور جب کبھی موقعہ مل جائے تو بہ آسانی تبلیغ کرنا، سمجھانا، جواب سوال، اچھی طرح پیغام پہنچانا۔ یہ شغک ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے خادم دین بننے کی توفیق بخشے۔ تا کہ صداقت حضرت مسیح الموعود کی آواز اُن غافل لوگوں تک پہچاؤں جو کہ ابھی تک خواب غفلت میں پڑے ہیں اور اپنا فرض منصبی کا بوجھ اپنے اوپر کم کروں۔ ہمیشہ اپنے اندر ایک تڑپ اور بے چینی محسوس کر رہا ہوں۔

شُد پریشان خواب من کثرت تعبیر ہا۔

جماعت کی ترقی اور اس کے ثمرات حسنہ دیکھنے کا خواب ہر ایک احمدی کے دل میں موجزن ہے۔ لیکن بدترین ملاؤں کیمقدر میں اس کی مخالفت کا بوجھ اُٹھانا لکھا ہے۔ اور موقعہ محل جان کر جماعت کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ۱۹۷۴ء بھٹو کی پھانسی پر انہوں نے ہمارے گاؤں میں آگ لگانا شروع کی۔ تمام گھروں کو لوٹا۔ کئی دن تک ہم بستی سے باہر رہے اور

جان بچائی آخر پولیس آئی۔ انہیں گرفتار کرکے کئی سال تک مقدمہ چلایا۔لیکن آخر پر ہم نے معاف کرکے انکی رہائی کرائی۔اس کے بعد بھی جب کبھی ان کے ساتھ ہمارا لین دین ہوا۔ ہمیشہ رقم کھا کرہی رہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں حوصلہ دیا۔تجارت دور جا کر کی۔ترقی ہوئی۔ اپنے مکانات بنائے۔ ہر رنگ میں جماعت نے ترقی کی۔اور وہ لوگ پریشان حال پڑے ہیں۔ستم ظریفی ہے کہ چند سالوں سے ہمارے ساتھ مکمل بائیکاٹ ہے۔اور قاطع بھی۔نہایت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق دے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو چار لڑکے اور تین بیٹیاں عطا کیں ہیں۔ دولڑکے مرکز میں بحیثیت خادم ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔سب سے بڑا لڑکا عزیزم محمد اسماعیل صاحب طاہر اس وقت صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے عہدہ کے فرائض انجام دے رہا ہے اللہ تعالیٰ آپکو اس فرض منصبی کو بجالانیکی توفیق بخشے۔اور ہر قدم پر آپ کا حامی اور مددگار ہو۔ اور ترقیات سے نوازے مجھ ناچیز کو ثمرات حسنہ نصیب ہوں۔

مبارک وہ جو ایماں لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی
فسبحان الذی اخذل الایادی

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسمان سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

BRB
OFFSET PRINTERS AND PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526
JUMBO BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA INDIA

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

Mansoor ✆9341965930

Love for All Hatred For None

Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS

J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:

Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted: Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu, Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☏: 22238666, 22918730

تربیت اولاد

(مرسلہ: کے نجم الدین مبلغ سلسلہ)

وَلَا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاقٍ نحن نرزقھم وَاِیَّاکم اِنَّ قتلَھم کان خِطأً کبیراً۔ (بنی اسرائیل:۳۲)

ترجمہ:-اور تم غربت اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں سے تباہ نہ کرو۔ اور اس حقیقت کو ہمیشہ مدنظر رکھو کہ ان کا بھی رزق ہمارے ہاتھ میں ہے اور تمہیں بھی رزق ہم ہی دے رہے ہیں۔ ان اولادوں کا قتل اور اپنے ہاتھوں انہیں تباہ کر دینا یقیناً ایک بہت بڑی خطا ہے۔

تربیت لفظ 'رب' سے نکلا ہے اور 'رب' اس ذات کو کہتے ہیں جو وجود بخشے اور تدریجاً نقطہ کمال تک پہنچا دے۔ رب حقیقی تو خدا ہی ہے اور کوئی اسکا شریک یا ہمسر نہیں مگر اسنے خود والدین کو عارضی اور ظلی طور پر رب بنایا ہے اور اپنی صفات سے انہیں ایک حصہ عطا فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۱۹۲۵ء کے جلسہ سالانہ پر جو تقریر فرمائی وہ منہاج الطالبین کے نام سے شائع شدہ ہے۔ پہلی تقریر میں حضور نورؓ نے تربیت اولاد اور اسکے طریق پر بحث فرمائی۔ اسکا خلاصہ حضور کے الفاظ میں ملاحظہ کریں:

(۱) بچہ کے پیدا ہونے پر سب سے پہلی تربیت اذان ہے۔

(۲) یہ کہ بچہ کو صاف رکھا جائے۔ پیشاب پاخانہ فوراً صاف کر دیا جائے۔

(۳) غذا بچہ کو وقت مقررہ پر دینی چاہئے۔ اس سے بچہ میں یہ عادت پیدا ہوتی ہے کہ وہ خواہشات کو دبا سکتا ہے۔ اور اسطرح بہت سے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ چوری لوٹ کھسوٹ وغیرہ بہت سی برائیاں خواہشات کو نہ دبانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب بچہ رویا ماں نے اسی وقت دودھ دے دیا ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ مقررہ وقت پر دودھ دینا چاہئے۔

NAVNEET JEWELLERS

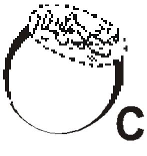

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

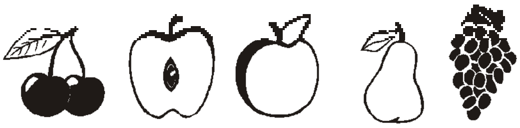

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

بڑی عمر کی بچوں میں یہ عادت ڈالنی چاہئے کہ وقت پر کھانا دیا جائے۔ اس سے یہ صفات پیدا ہو جاتی ہے کہ

(ا) پابندی وقت کا احساس (ب) خواہش کو دبانا (پ) صحت۔ (ج) مل کر کام کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ (ح) اسراف کی عادت نہ ہوتی ہے۔ (د) لالچ کا مقابلہ کرنے کی عادت ہوگی۔ مثلاً بازار میں چلتے ہوئے بچہ ایک چیز دیکھ کر کہتا ہے یہ لینی ہے۔ اگر اسی وقت اسے نہ لیکر دی جائے تو وہ اپنی خواہش کر دبالیگا۔ اور پھر بڑا ہونے پر کئی دفعہ دل میں پیدا شدہ لالچ کا مقابلہ کرنے کی عادت ہو جائیگی۔

(۴) بچہ کو مقررہ وقت پر پاخانہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اسکے اعضاء میں وقت کی پابندی کی حس پیدا ہو جاتی ہے۔

(۵) اسی طرح غذا اندازہ کے مطابق دی جائے۔ اس سے قناعت پیدا ہو جاتی ہے اور حرص دور ہوتی ہے۔

(۶) قسم قسم کی خوراک دی جائے۔ مختلف اخلاق کے لئے مختلف غذاؤں کا دیا جانا ضروری ہے۔

(۷) جب ذرا بڑا ہو تو کھیل کود کے طور پر اسے کام لینا چاہئے۔ مثلاً یہ کہ فلاں برتن اٹھالاؤ۔ یہ چیز وہاں رکھ آؤ یہ چیز فلاں کو دے دو۔ ایک وقت تک اپنے طور پر کھیلنے کی بھی اجازت دینی چاہئے۔

(۸) بچہ کو عادت ڈالنی چاہئے کہ وہ اپنے نفس پر اعتبار پیدا کرے۔ مثلاً چیز سامنے ہو اور اسے کہا جائے ابھی نہیں ملیگی فلاں وقت ملیگی۔ یہ نہیں کہ چھپا دی جائے کیونکہ اس نمونہ کو دیکھ کر وہ بھی اسی طرح کریگا۔ اور اسمیں چوری کی عادت پیدا ہو جائیگی۔

(۹) بچہ کو زیادہ پیار بھی نہیں کرنا چاہئے۔ جس مجلس میں وہ جاتا ہے اسکی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ پیار کریں۔ اس سے اسمیں اخلاقی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۱۰) ماں باپ کو چاہئے کہ ایثار سے کام لیں۔ مثلاً بچہ بیمار ہے اور کوئی چیز اسنے نہیں کھانی تو وہ بھی نہ کھائیں اور نہ گھر میں لائیں بلکہ اسے کہیں کہ تم نے نہیں کھانی اس لئے ہم بھی نہیں کھاتے۔

(۱۱) بچوں کو ڈراونی کہانیاں نہیں سنانی چاہئیں اس سے اسمیں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۲) بچہ کو اسکی عمر کے مطابق بعض ذمہ داری کے کام دئے جائیں۔ تا کہ اسمیں ذمہ واری کا احساس ہو۔

ایک کہانی مشہور ہے ایک باپ کے دو بیٹے تھے۔ اسنے دونوں کو بلا کر انمیں سے ایک کو سیب دیا اور کہا کہ بانٹ کھاؤ۔ جب وہ سیب لے کر چلنے لگا تو باپ نے کہا "جانتے ہو کس طرح بانٹنا ہے؟ اسنے کہا نہیں۔ باپ نے کہا جو بانٹے وہ تھوڑا لے اور دوسروں کو زیادہ دے۔ یہ سن کر لڑکے نے کہا پھر دوسرے کو دیں وہ بانٹے۔

بعض کھیلیں نہایت مفید ہیں۔ جیسے کہ فٹ بال وغیرہ مگر کھیل میں بھی دیکھنا چاہئے کہ کوئی بری عادت نہ پڑے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ماں باپ اپنے بچہ کی تائید کرتے ہیں اور دوسرے بچہ کو اپنے بچہ کی بات ماننے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ اس طرح بچہ کو اپنی بات منوانے کی ضد پڑ جاتی ہے۔

(۱۳) بچہ کے دل میں ڈالنی چاہئے کہ وہ نیک ہے اور اچھا ہے۔

(۱۴) بچہ میں ضد کی عادت نہیں پیدا ہونے دینی چاہئے۔ اگر بچہ کسی بات پر ضد کرے تو اسکا علاج یہ ہے کہ کسی اور کام میں اسے لگا دیا جائے اور ضد کی وجہ معلوم کر کے اس سے دور کیا جائے۔

(۱۵) بچہ کے سامنے جھوٹ، تکبر اور ترشروئی وغیرہ نہ کرنی چاہئے۔ ماں نے بچہ کے سامنے کوئی کام کیا ہوتا ہے مگر جب باپ پوچھتا ہے تو کہہ دیتی ہے میں نے نہیں کیا۔ اس سے بچہ میں بھی جھوٹ بولنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

(۱۶) بچہ کو ہر قسم کے نشہ سے بچایا جائے۔

(۱۷) بچوں کو علیحدہ بیٹھ کر کھیلنے سے روکنا چاہئے۔

(۱۸) ننگا ہونے سے روکنا چاہئے۔

(۱۹) بچوں کو عادت ڈالنا چاہئے کہ وہ ہمیشہ اپنی غلطی کا اقرار کریں۔

اور اسکے طریق یہ ہیں:

(ا) انکے سامنے اپنے قصوروں پر پردہ نہ ڈالا جائے۔

(ب) اگر بچہ سے غلطی ہو جائے تو اس سے اس طرح ہمدردی کر دیں کہ بچہ کو یہ محسوس ہو کہ میرا کوئی سخت نقصان ہو گیا ہے...

(۳) آئندہ غلطی سے بچانے کے لئے بچہ سے اس طرح گفتگو کی جائے کہ بچہ کو محسوس ہو کہ میری غلطی کی وجہ سے ماں باپ کو تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ مثلاً بچہ سے جو نقصان ہوا ہے وہ اسکے سامنے اسکی قیمت وغیرہ ادا کرے۔

(۲۰) بچہ کو کچھ مال کا مالک بنانا چاہئے۔ اس سے بچہ میں یہ صفات پیدا ہوتی ہے: (ا) صدقہ دینے کی عادت (ب) کفایت شعاری (ج) رشتہ داروں کی مدد کرنا۔ مثلاً بچہ کے پاس تین پیسے ہوں تو اسے کہا جائے ایک پیسہ کی کوئی چیز لاؤ اور دوسرے بچوں کے ساتھ ملکر کھاؤ۔ ایک پیسہ کا کوئی کھلونا خرید لو۔ اور ایک پیسہ صدقہ میں دے دو۔

(۲۱) اس طرح بچوں کا مشترکہ مال ہو۔ مثلاً کوئی کھلونا دیا جائے تو کہا جائے یہ تم سب بچوں کا ہے۔ سب اسکے ساتھ کھیلو۔ اور کوئی خراب نہ کرے۔ اس طرح قومی مال کی حفاظت پیدا ہوتی ہے۔

(۲۲) بچہ کی ورزش کا بھی اور اسے جفاکش بنانے کا بھی خیال رکھنا چاہئے کیونکہ یہ دنیوی ترقی اور اصلاح نفس دونوں میں یکساں طور پر مفید ہے۔ (منہاج الطالبین صفحہ: 61-54)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔

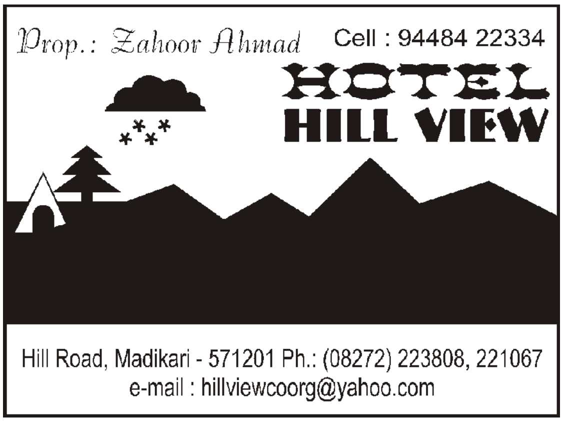

حضرت اماں جان اور تربیت اولاد

(مرسلہ: سید رقیم احمد ابن سید نعیم احمد سورو اُڑیسہ)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:-

اصولی تربیت میں میں نے بہت مطالعہ عام وخاص لوگوں کا کر کے بھی حضرت والدہ صاحبہ سے کسی کو بہتر نہیں پایا۔ آپ نے دنیوی تعلیم نہیں پائی (بجز معمولی اردو خواندگی کے) مگر جو آپ کے اصول اخلاق و تربیت ہیں۔ اُن کو دیکھ کر میں نے یہی سمجھا ہے کہ خاص خدا کا فضل اور خدا کے مسیح کی تربیت کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ سب کہاں سے سیکھا؟

(۱) بچے پر ہمیشہ اعتبار اور بہت پختہ اعتبار ظاہر کر کے اُس کو والدین کے اعتبار کی شرم اور لاج ڈال دینا۔ یہ آپ کا بڑا اصول تربیت ہے۔

(۲) جھوٹ سے نفرت اور غیرت اور غنا آپ کا اوّل سبق ہوتا تھا۔ ہم لوگوں سے بھی آپ ہمیشہ یہی فرماتی رہیں کہ بچہ میں یہ عادت ڈالو کہ وہ کہنا مان لے۔ پھر بیشک بچپن کی شرارت بھی آئے تو کوئی ڈر نہیں۔ جس وقت بھی روکا جائے گا۔ باز آ جائے گا۔ اور اصلاح ہو جائے گی فرمایا کرتیں کہ اگر ایک بار تم نے کہنا ماننے کی پختہ عادت ڈال دی تو پھر ہمیشہ اصلاح کی اُمید ہے۔ یہی آپ نے ہم لوگوں کو سکھا رکھا تھا۔ اور کبھی ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ ہم والدین کی عدم موجودگی کی حالت میں بھی اُن کے منشاء کے خلاف کر سکتے ہیں۔

حضرت اماں جانؓ ہمیشہ فرماتی تھیں کہ میرے بچے جھوٹ نہیں بولتے اور یہی اعتبار تھا۔ جو ہم کو جھوٹ سے بچاتا۔ بلکہ اور زیادہ متنفر کرتا تھا۔ مجھے آپ کا سختی کرنا کبھی یاد نہیں۔ پھر بھی آپ کا ایک خاص رعب تھا۔ اور ہم بہ نسبت آپکے حضرت مسیح موعودؑ سے دُنیا کے عام قائدہ کے خلاف بہت زیادہ بے تکلف تھے۔ اور مجھے یاد ہے کہ حضور اقدس سے والدہ صاحبہ کی بے حد محبت قدر کرنے کی وجہ سے آپ کی قدر میرے دل میں اور بھی بڑھا کرتی تھی۔ بچوں کی تربیت کے متعلق ایک اصول آپ یہ بھی بیان فرمایا کرتی تھیں۔ ''پہلے بچے کی تربیت پر اپنا پورا زور لگاؤ۔ دوسرے اُن کا نمونہ دیکھ کر خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔ (سیرت حضرت اماں جان از حضرت محمود احمد عرفانیؓ)

والدین وسیکرٹریان وقف نو متوجہ ہوں

والدین واقفین وواقفات نو وسیکرٹریان وقف نو کی توجہ کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ بچوں کے سالانہ امتحانات ختم ہو چکے ہیں اور نتائج بھی نکل چکے ہیں۔ان تمام بچوں کے سالانہ پروگریس رپورٹ اور مارک رپورٹ جلد از جلد دفتر وقف نو بھارت قادیان کو بھجوادیں۔نیز یہ بھی اطلاع دیں کہ یہ بچے کس کلاس میں داخل ہو رہے ہیں اور کیا مضامین اختیار کر رہے ہیں۔

سیکریٹریان وقف نو مقامی/صوبائی باقاعدگی کے ساتھ رپورٹ دفتر کو بھجوایا کریں۔

واقفین نو اور ان کے والدین سے مکرر گذارش کی جاتی ہے کہ دفتر وقف نو نظارت تعلیم قادیان سے اپنا رابطہ بنائے رکھیں تا کہ اُن کی بروقت مناسب راہنمائی کی جاسکے۔(نائب ناظر تعلیم وقف نو، قادیان)

Love For All Hatred For None
M. C. Mohammad
Prop. : (Kadiyathoor)
SUBAIDA TIMBER
Dealers in
Teak Timber, Timber Log, Teak Poles & Sizes Timber Merchants
Chandakkadave, P.O. Peroke,
Kerala - 673631
Ph. : 0495-2403119 (O), 2402770 (R)

نتیجہ انعامی مقالہ نظارت تعلیم

تعلیمی سال 08-2007ء کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے انعامی مقالہ کا عنوان ''عالمی درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ، اسکی وجوہات، نقصانات اور اس مسئلہ کا حل'' Global warming (increasing temperature) its main causes, demarits and its sulution" دیا گیا تھا۔تمام ہندوستان بھر سے صرف چھ مقالہ جات ہی موصول ہوئے تھے۔

درج ذیل افراد جماعت اول، دوم، سوم اور چہارم قرار پائے ہیں۔خدا تعالیٰ انکی یہ کامیابی مبارک کرے اور ان کے علم میں مزید وسعت عطا فرمائے آمین۔

(۱) مکرم محمد ابراہیم نائب ایڈیٹر اخبار بدر اوّل
(۲) مکرم محمد لطیف قادیان دوم
(۳) مکرم ریاض احمد صاحب ساندھن آگرہ، سوم
(۴) مکرم ابراہیم ایس. طالب علم جامعۃ احمدیہ قادیان، چہارم

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیّہ قادیان)

حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاں ودانی
ہمسر نہیں ہے اسکا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اسکے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE
FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS
WE BUILD YOUR CAREER

PROSPER CONSULTANTS

www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

کوئز کمپیٹشن برائے اطفال الاحمدیہ

(جنوری، فروری کی اشاعت سے با جازت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اطفال کے لئے کوئز کا ایک دلچسپ پروگرام شروع کیا جا چکا ہے۔ ہر مہینہ کی اشاعت میں چند سوالات دئے جا رہے ہیں۔ مسلسل جوابات ارسال کرنے والے اطفال جن کے صحیح جوابات کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی کو سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے موقعہ پر سند اور انعامات دئے جائیں گے۔ اسی طرح صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال کو اجتماع کے موقعہ پر مجلس کی طرف سے سفر خرچ دیکر بلانے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں ایسے تین خوش نصیب اطفال کے نام مع فوٹو مشکوٰۃ میں شائع کئے جائیں گے۔ انشاءاللہ۔ ادارہ)

سوالات

(۱) حضرت رسول اکرمؐ کے دادا کا نام کیا تھا؟

(۲) جنگ بدر کس سن میں ہوئی؟

(۳) حضرت عائشہؓ کے والد کا نام کیا تھا؟

(۴) حضرت عمرؓ کے ساتھ آنحضرتؐ کا کیا رشتہ تھا؟

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی کتاب کا نام کیا ہے؟

....

(۶) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی والدہ کا نام کیا تھا؟

(۷) حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کب خلیفہ منتخب ہوئے؟

(۸) I.P.L کرکٹ ٹورنامنٹ کس نے جیتا؟

(۹) W.H.O کس کا مخفف ہے؟...........................

....

(۱۰) ہندوستان کے president کا نام کیا ہے؟.............................

نوٹ: جوابات اسی کوپن میں لکھ کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اڈیٹر کے پتہ پر ارسال کریں۔

نام طفل: نام والد: عمر:

نام مجلس مع مکمل پتہ:

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ایک احمدی بچی کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل قادیان کی ایک ہونہار بچی عزیزہ عطیۃ القدیر سلمہا ر بہا بنت محترم خورشید احمد صاحب انور وکیل المال تحریک جدید سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے B.S.C (آنرز) بایوکیمسٹری کے امتحان منعقدہ 2007ء میں فرسٹ کلاس پوزیشن کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ فیکلٹی آف لائف سائنسیس میں بھی دیگر تمام طلباء کے بالمقابل سب سے زیادہ نمبرات حاصل کرنے کی وجہ سے بیک وقت دو یونیورسٹی گولڈ میڈل ایوارڈز اور ایک ڈاکٹر جاوید احمد میموریل گولڈ میڈل ایوارڈ کی حق دار قرار پائی۔ الحمد للہ۔ عزیزہ کو یہ تینوں ایوارڈ زعزت مآب جناب ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام صاحب سابق صدر جمہوریہ ہند کی زیر صدارت مورخہ 18/06/2008 کو منعقد ہو رہے سالانہ کانووکیشن میں دئے گئے۔ ادارہ اس اعلیٰ و نمایاں کامیابی پر عزیزہ عطیۃ القدیر سلمہا ر بہا اور ان کے والدین کو پُر خلوص دلی مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو سلسلہ خاندان اور عزیزہ کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(ادارہ)

صد سالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر میرے دلی جذبات

جیسا کہ قارئین کو علم ہے کہ صد سالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر مشکوٰۃ کا خلافت جوبلی نمبر شائع کیا جا رہا ہے جس کے لئے تیاری چل رہی ہے۔ اس شمارہ میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت مشکوٰۃ کے قارئین کے جذبات کو بھی خصوصی جگہ دی جائے گی تمام قارئین مشکوٰۃ سے گزارش ہے کہ وہ اپنے جذبات مختصر اور جامع رنگ میں ضبط تحریر میں لا کر جتنی جلدی ہو سکے ارسال کریں تاکہ بروقت ملنے پر شائع ہو سکیں۔ انشاء اللہ یہ شمارہ ماہ اکتوبر میں اجتماع کے موقعہ پر شائع ہوگا (ادارہ)

خلافت جوبلی نمبر کے لئے تصاویر

تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اُن کے پاس اگر اپنی مجالس کی کارگردگی کی تصاویر ہوں جو قابل اشاعت ہوں تو وہ فوری طور پر دفتر مشکوٰۃ کو ارسال کریں تا کہ انہیں خلافت جوبلی کے موقعہ پر شائع ہونے والے خصوصی شمارہ کی رونق بنایا جا سکے۔ خصوصی طور پر بک اسٹال، طبی کیمپ، معززین کو جماعتی لٹریچر دیتے ہوئے وغیرہ جیسی تصاویر۔ اسی طرح مساجد، جماعتی مشن ہاؤسز، ہسپتال، اسکول وغیرہ کی تصاویر اگر ہوں تو وہ بھی ارسال کریں۔ ان تصاویر کی تفصیل پشت پر ضرور لکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (منیجر مشکوٰۃ)

27 مئی 2008ء کو ہونے والے پروگراموں کی رپورٹیں

بھدرواہ:- (ظہور احمد مبلغ سلسلہ) خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے روز جلسہ منعقد ہوا۔ قبل جلسہ اسکی بھرپور تشہیر کی گئی تھی۔ مسجد کو سجایا گیا۔ لاہوری فرقہ کے احباب کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ ایک جانور صدقہ کیا گیا۔ احباب و مستورات نے مسجد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاریخی خطاب سنا اور رات کو اپنے گھروں میں چراغاں کیا۔

ظہیر آباد:- (سمیر احمد مبلغ سلسلہ) جلسہ یوم خلافت شایان شان طریق پر منایا گیا۔ جماعتی گھروں کو چراغاں سے روشن کیا گیا۔ غرباء میں چاول اور گوشت تقسیم کیا گیا۔

ریشی نگر:- لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جسمیں مختلف موضوعات پر علمی تقاریر ہوئیں۔ جانور صدقہ کئے گئے۔ مہمانان خصوصی کو کھانا کھلایا گیا۔ شیرینی تقسیم کی گئی۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھی جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ احباب نے حضور انور کا خطاب سنا۔ شام 7 بجے سے چراغاں کیا گیا۔

سرکل نظام آباد:- (محمد اقبال کنڈ دری سرکل انچارج) درج ذیل جماعتوں میں صد سالہ خلافت جوبلی کے جلسے منعقد ہوئے:-

انبڈ ریال، نندی واڑہ، نلّا مڈگو، یوسانی پیٹھ، ان میں بعض مقامات پر لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ صدقہ کیا گیا شیرینی تقسیم کی گئی اور چراغاں کیا گیا۔

برہ پورہ:- (سید محمد آفاق معلم سلسلہ) ایک بکرے کی قربانی کی گئی۔ لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تمام احباب و مستورات نے مسجد میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب سنا۔ بعد مغرب وعشاء مسجد اور گھروں کو چراغاں سے سجایا گیا۔

کوتھ پلی:- (شیخ لال صاحب صدر جماعت) مسجد کو سجایا گیا۔ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ 7 غیر احمدی اور پندرہ احباب نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے دوران شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ کے بعد تمام حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔

شورت:- (اعجاز احمد خادم سلسلہ) 26 مئی کو ڈیکوریشن کی گئی۔ مسجد میں لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ احمدی گھرانوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ جانوروں کی قربانی کی گئی۔ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ دوران جلسہ تواضع کا بھی انتظام تھا۔ علاوہ ازیں تقریب آمین، تقریب بسم اللہ، کوئز پروگرام بھی منعقد ہوئے۔ رات کو ساری بستی میں چراغاں کیا گیا۔ حضور انور کے خطاب سے بھی احباب مستفیض ہوئے۔

ناصر آباد:- (قائد مجلس) مجلس کی طرف سے ایک قربانی دی گئی۔ راہ چلتے لوگوں کے لئے دن بھر پانی پلانے کا انتظام کیا گیا۔ والی بال شو میچ کرایا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب مجلس کے زیر انتظام احباب و مستورات نے سنا۔ مجلس کی طرف سے ایک ریلی نکالی گئی۔ شام کو یہ پروگرام ایک نیوز چینل پر دکھایا گیا جس سے علاقہ بھر میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی تشہیر ہوئی۔

پالاکرتی:- (مرزا انعام الکبیر خادم سلسلہ) مسجد کو سجایا گیا۔ 26 مئی کو ہسپتال میں مریضوں میں پھل تقسیم کئے گئے۔ شام کو تمام گھروں میں چراغاں کیا گیا۔ 27 مئی کو یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جس میں بعض معزز شخصیات نے شرکت کی۔ دوران جلسہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ دو بکروں کی قربانی کی گئی۔ احباب نے مسجد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سنا۔ رات کے کھانے میں مقامی احباب کے علاوہ ہندو احباب کو بھی دعوت دی گئی۔ علاوہ ازیں ان جماعتوں میں بھی اسی طریق پر پروگرام منعقد ہوئے۔ کنڈور، تمڑاپلی، چٹیالہ، کاٹراپلی، نانچاری مڑوڑ، رملہ، ایا گوڑم۔

کلکتہ:- (محمد فیروز الدین انور) 25 مئی کو بلڈ ڈونیشن اور آئی چیک آپ کیمپ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ 42 مردوں اور 13 مستورات نے خون کا عطیہ دیا۔ نیز 113 مردوں اور 120 عورتوں کی آنکھیں چیک کی

گئیں۔اسی روز ایک پریس کانفرنس بھی منعقد کی گئی۔

27 مئی کو نماز فجر و درس کے بعد حاضرین کی تواضع کی گئی۔گیارہ بکروں کی قربانی پیش کی گئی۔پرچم احمدیت لہرایا گیا۔خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا جلسہ منعقد ہوا۔تمام احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز خطاب سنا۔مسجد اور گھروں میں چراغاں بھی کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی مائنز:- (صدر لجنہ اماء اللہ) لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔جس میں سوال و جواب کی مجلس بھی منعقد ہوئی۔تمام ناصرات و لجنات نے شرکت کی۔جماعتی جلسہ میں بھی شرکت کی۔

گجرات:- (احمد صادق مبلغ سلسلہ) صوبہ گجرات کے مختلف سرکلوں، جوناگڑھ، بھوج، پالنپور، گاندھی دھام، محسانہ، بھاونگر، داہود سریندر نگر اور احمد آباد میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی جشن شاندار طریقے سے منایا گیا۔تمام احمدی گھرانوں میں چراغاں کیا گیا۔لوگوں میں مٹھائیاں اور کھانا تقسیم کیا گیا۔جلسہائے یوم خلافت منعقد ہوئے۔صوبہ میں پہلی بار لوائے احمدیت احمد آباد میں لہرایا گیا۔پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے احمد آباد میں ہونے والے جلسہ کی تشہیر کی۔

جڑچرلہ:- (عبدالمناف بنگالی معلم سلسلہ) 26 مئی کو ایک منظم وقار عمل ہوا جس میں مسجد کے سامنے والی سڑک کی صفائی کی گئی۔مسجد اور تمام احمدی گھرانوں میں چراغاں کیا گیا۔احباب و مستورات نے 27 مئی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب مسجد میں بیٹھکر سنا اور پیارے حضور کے ساتھ کھڑے ہو کر عہد دہرایا۔رات 8 بجے مقامی جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔بعض معززین نے اس جلسہ میں شرکت کی۔بعد جلسہ تمام حاضرین جلسہ کے لئے کھانے کا انتظام تھا۔

چھتیس گڑھ:- (حلیم احمد مبلغ سلسلہ) محترم مولوی محمد ایوب ساجد نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان سے مورخہ 25 مئی کو صوبہ چھتیس گڑھ بمقام بسنہ تشریف لائے۔مورخہ 26 مئی کو ''بیت العافیت'' میں پریس کانفرنس رکھی گئی جس میں مولانا موصوف نے سوالات کے جوابات دیئے۔اگلے روز اخبارات نے اس کو شائع کیا۔27 مئی کو وقار عمل کے ذریعہ مسجد کی صفائی کی گئی۔قربانی دی گئی۔لوائے احمدیت لہرایا گیا۔جلسہ یوم خلافت و پیشوایان مذاہب منعقد ہوا جس میں غیر مسلم معززین نے بھی شرکت کی۔باوجود مخالفتوں کے اُمید سے بڑھکر حاضری رہی۔

چنداپور:- (شیخ نور احمد میاں معلم سلسلہ) مسجد کے اطراف کی وقار عمل کے ذریعہ صفائی کی گئی اور مسجد کو سجایا گیا۔26 مئی کو چراغاں کا انتظام کیا گیا۔جلسہ منعقد ہونے کے تعلق سے پہلے ہی تشہیر کی گئی۔جلسہ یوم خلافت 27 مئی کو منعقد کیا گیا۔لوائے احمدیت لہرایا گیا۔جلسہ سے قبل ناشتہ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔احباب و خواتین نے جلسہ گاہ و مسجد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سنا۔جلسہ کی کاروائی کی کوریج کے لئے میڈیا والوں کو بھی دعوت دی گئی تھی۔چنانچہ جلسہ کی رپورٹ مختلف اخبارات میں شائع ہوئی۔

ملکی رپورٹیں

چھدبنہ سہارنپور:- (منیر احمد) مورخہ 17-5-08 کو جلسہ پیشوایان مذاہب کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا۔مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ اور ایڈیشنل ناظر صاحب تعلیم القرآن و وقف عارضی نے شرکت کی عیسائی مذہب، سکھ مذہب اور جین مذہب کے نمائندوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔جلسہ میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے 250 مہمانان نے شرکت کی۔

اسی روز مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد عمل میں آیا۔جس میں مذہب و ملّت کی تفریق کے بغیر 2500 سے زائد احباب نے استفادہ کیا ان تمام پروگراموں کی خبریں اخبارات میں بھی شائع ہوئیں۔

ساؤتھ زون کرناٹک:- (مصدق احمد قائد ساؤتھ زون) خدام الاحمدیہ بنگلور کے زیر اہتمام یکم فروری تا ۱۰ فروری بک اسٹال لگایا گیا۔ستر ہزار کی فروخت ہوئیں۔محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت حوصلہ افزائی کے لئے اسٹال پر تشریف لائے۔خدام الاحمدیہ مرکزہ کے زیر اہتمام 22 تا 24 جون اسٹال لگایا گیا کتب کی فروخت کے ساتھ ساتھ ہزاروں کی

تعداد میں لیٹریچر تقسیم ہوا۔بعض معززین اسٹال پرتشریف لائے جنہیں جماعتی لٹریچر دیا گیا۔مورخہ 24فروری کو خدام الاحمدیہ شموگہ کی نگرانی میں بک اسٹال لگایا گیا۔یہ بک اسٹال 20جون تک جاری رہا۔

مورخہ 6مئی کو بنگلور میں جلسہ حسن البیان منعقد کیا گیا۔مورخہ 20اپریل کو شموگہ میں ایک بڑے ہسپتال میں خلافت جوبلی کے پروگرام کے تحت وسیع پیمانہ پر وقارعمل ہوا۔اس وقارعمل میں مختلف مجالس کے خدام نے حصہ لیا۔اسی روز ہسپتال کے مریضوں میں پھل تقسیم کئے گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کشمیرزون نمبرا:- (سیدعبدالشکورزونل قائد) مورخہ 14اپریل 2008ءکو ریشی نگر کی مجلس میں ایک فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ پہلے سے ہی گردونواح میں اسکی تشہیر کی گئی تھی۔ افتتاحی تقریب زیرصدارت محترم الحاج عبدالرحمٰن صاحب ایتوزونل امیر منعقد ہوئی۔ جسمیں محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیراور مولانا سیدناصراحمدصاحب انسپکٹر وقف جدید نے اس کیمپ کی غرض وغایت بیان کی۔

اس کیمپ میں کل 12ڈاکٹر صاحبان نے اپنی خدمات پیش کیں جن میں سے چار غیر احمدی ڈاکٹر صاحبان بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ Para Medical staff میں بھی بعض خدام کوخدمت کی توفیق ملی جن میں X-Ray Technician اور Dental Technician بھی شامل تھے۔

ایک ہزار سے زائد مریضوں کا طبی معائنہ کیا گیا اور تقریباً 90% مریضوں کو مفت دوائیاں فراہم کی گئیں۔ ریڈیو کشمیر اور دو ٹی.وی. چینلوں کے نمائندے بھی کیمپ کی کوریج کے لئے تشریف لائے تھے۔اس زون میں اس نوعیت کا یہ پہلا پروگرام تھا جسکی ہرایک نے بھرپور سراہنا کی۔

ہاری پاری گام:- (قائدمجلس) مورخہ 18مئی کو ایک مثالی وقارعمل ہوا۔ جس میں خدام نے ایک بڑی ندی کی صفائی کی۔

ریشی نگر:- (سیکریٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ) تین اجلاسات منعقد ہوئے،۱۰ وقارعمل منعقد ہوئے۔کرکٹ اوروالی بال کا ٹورنامنٹ کروایا گیا۔

خلافت جوبلی کے جلسہ پراحباب کو پانی پلانے کا کام کیا۔

بھدرواہ:- (جنرل سیکریٹری لجنہ اماءاللہ) 8مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔30مئی کو صدسالہ خلافت جوبلی کا جلسہ منعقد کیا گیا۔

سالانہ اجتماع مرشدآباد:- (شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ) مورخہ 23, 24 اپریل کو دوروزہ اجتماع بھرم پور مشن ہاؤس میں منعقد ہوا۔محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے بنفس نفیس شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس زیر صدارت محترم صوبائی امیر صاحب بنگال وآسام منعقد ہوا۔محترم محمد اسماعیل طاہر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مہمان خصوصی کے طور پر شریک جلسہ ہوئے۔اس کے بعد مختلف علمی وورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اختتامی اجلاس کی صدارت محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کی۔تقریب میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔اس اجتماع میں 72 مجالس کے 292 خدام واطفال کے علاوہ کچھ انصار بزرگان نے بھی شرکت کی۔

لجنہ اماءاللہ چیک ڈیسنڈ:- (سیکریٹری لجنہ اماءاللہ) خلافت جوبلی کے تحت لجنہ وناصرات نے پورے گاؤں کی وقارعمل کے ذریعہ صفائی کی۔جس میں دومساجد اور ایک گورنمنٹ اسکول بھی شامل ہے۔ایک کمزور عورت کی بھی مدد کی گئی۔25مئی کو پورا دن اجتماع منعقد کیا گیا۔جس میں مختلف مقابلہ جات ہوئے۔انعامات اور شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

سنگ بنیاد

مورخہ 26-12-07 کو نومبائعین کی جماعت ستشال (جھارکھنڈ) میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔محترم امیر صاحب مبلغین ومعلمین کرام نے شرکت کی۔(شیخ ادریس سرکل انچارج)

مورخہ 19-3-08 کو جماعت احمدیہ جماپور اور رعیہ سرکل امرتسر میں دو مساجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد و نائب ناظر صاحب صدر صاحبان زعماء کرام مبلغین ومعلمین کرام نے شرکت کی۔(محمد طفیل سرکل انچارج)

وصایا: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھٰذا کو مطلع کریں۔ (سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت: 17251 میں محمد مبشر احمد ولد مکرم محمد منصور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26-07-2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ ذاتی منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ -\2000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
انور احمد غوری	محمد مبشر احمد	محمد انور احمد

وصیت: 17252 میں مظفر احمد ولد مکرم حسن احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25-07-2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) اراضی خشکی ۱۴ ایکڑ ۴ گنٹے بمقام چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر قیمت اندازاً -\60,000 (۲) پلاٹ رہائشی 500 گز بمقام چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر قیمت اندازاً -\60000 (۳) پلاٹ 200 گز بمقام برہمن پلی حیدر آباد نمبر E\41\17 زیر تصفیہ۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ -\5000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
انور احمد غوری	مظفر احمد	محمد انور احمد

وصیت: 17253 میں کے۔ ریاض احمد ولد مکرم کے۔ عبد الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم وقف جدید بیرون عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملابورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25-08-2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ -\3914 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
ایم۔ احمد جعفر خان	کے۔ ریاض احمد	پی۔ اے۔ محمد سلیم

وصیت: 17254 میں محمد نصیر الحق مبلغ سلسلہ ولد مکرم محمد عبد الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2-9-2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ

قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ -\3513 ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
محمد عبدالحق	محمد نصیر الحق	محمد انور احمد

وصیت: 17255 میں شیخ بشارت احمد ولد مکرم مرحوم شیخ داروغہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادین ڈاکخانہ قادیان باد ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2007-08-28 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔والد صاحب وفات پا گئے ہیں والدہ صاحبہ حیات ہیں۔۔ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ -\3513 ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
فیروز احمد ندیم	شیخ بشارت احمد	محمد انور احمد

وصیت 17256:: میں فیروز احمد نعیم ولد سلیم احمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-8-28 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔والدین حیات ہیں۔میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3513 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
عبدالرحیم خان	فیروز احمد نعیم	محمد انور احمد

وصیت 17257:: میں عارف احمد اسلم مبلغ سلسلہ ولد مکرم صادق علی لشکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-8-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔والدین حیات ہیں۔میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3513 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
محمد انور احمد	عارف محمد اسلم	زین الدین حامد

وصیت 17258:: میں اظہر الدین خاں ولد مکرم احسان خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی

ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-9-4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
شفیع الدین	اظہرالدین خان	محمد انور احمد

وصیت 17259:: میں امۃ النفیس تبسم زوجہ مکرم شفیق احمد سندھی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-7-21 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/2000 روپے ادا شدہ

زیورات طلائی 22 کیرٹ

انگوٹھیاں 7 عدد	وزن 25-600	Rs. 20736-00
چوڑیاں 2 عدد	وزن 24-100	19521-00
لچھا ایک عدد	وزن 36-500	29565-00
چین ایک عدد	وزن 22-100	17901-00
کانٹے	وزن 10-940	8861-00
کوکا ناک		600-00
ٹاپس	وزن 3-840	3110-00
میزان	وزن 123-080	Rs. 100294-00
زیور نقرائی پازیب	وزن 31-000	560-00

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	الامۃ	گواہ
شفیق احمد سندھی	امۃ النفیس تبسم	صغیر احمد طاہر

وصیت 17260:: میں مبارک احمد ولد مکرم کنج مویدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ پرنٹنگ عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن منجیری ڈاکخانہ منجیری ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-5-25 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

منجیری میں اڑھائی سینٹ زمین اور ایک گھر ہے جس کی قیمت اندازاً تین لاکھ روپے ہیں۔ جماعت احمدیہ چیلاکرہ میں سوا ایکڑ زمین ہے جس کی قیمت اندازاً پانچ لاکھ روپے ہیں۔ گھر قرضہ

لے کر بنایا ہے 2.30 لاکھ یعنی دو لاکھ تیس ہزار روپے قرض ہے۔ یہ رقم خاکسار اپنی ماہانہ آمد سے ہر ماہ دو ہزار روپے -/2000 حساب سے ادا کرتا رہتا ہے۔ مذکورہ رقم 15 سال کے اندر ادا کرنا ہے۔ لہذا خاکسار تین ہزار روپے کا ۱۰/۱ اچندہ وصیت ادا کرتا رہے گا۔

میرا گزارہ آمد ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
بی مصطفیٰ مرحوم	مبارک احمد	ایم محمد اشرف

وصیت 17261:: میں عادل عبداللہ ولد مکرم عبداللہ قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کارہ پرمپ ڈاکخانہ کارہ پرمپ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-8-20 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
ای.وی عبدالکریم	عادل عبداللہ	ٹی جمشاد معلم

وصیت 17262:: میں روشن احمد وی. پی. ولد مکرم عبدالستار قوم احمدی پیشہ نہیں ہے عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کارہ پرمپ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-8-20 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
ای.وی عبدالکریم	روشن احمد .V.P	ٹی جمشاد معلم

وصیت 17263:: میں عفیف یو.وائی ولد مکرم یوسف یو.کے قوم احمدی پیشہ نہیں ہے عمر 18 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کارہ پرمپ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-8-15 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
ٹی جمشاد معلم	عفیف .U.Y	نصیر حسین

وصیت 17264:: میں ظفر الدین سی. ولد مکرم امجد اے. پی. قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر 23 سال تاریخ بیعت ستمبر 2006ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ اراکّنار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-8-14 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
ٹی جمشاد	ظفر الدین سی.	نصیر حسین

وصیت 17265:: میں عبد السلام ایم. ولد مکرم سید علوی قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 37 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ جی.اے. کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-8-14 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

☆- غیر منقولہ جائیداد کالیکٹ میں سوا نوسینٹ زمین اور اُس میں ایک گھر جس کی موجودہ قیمت 13 (تیرہ) لاکھ روپے ہوگی۔

☆- نوسینٹ زمین اور اُس میں ایک مکان ہے یہ جائیداد مشترکہ ہے۔ اس میں میرا حصہ 4 لاکھ روپے ہے۔

میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
ٹی. احمد سعید	عبد السلام ایم.	وی. پی. نصیر حسین

وصیت 17266:: میں ایم پی شعیب ولد مکرم ایم پی عبد الرزاق قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکالی کٹ ڈاکخانہ چیدا پور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07 15.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
ٹی احمد سعید	ایم پی شعیب	عبد السلام ایم

وصیت 17267:: میں طاہر احمد ایم پی ولد مکرم ایم پی عبد الرحمٰن قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن کالی کٹ ڈاکخانہ چیلاؤ ور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07.07 .24 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ -/500 روپے

ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
ٹی ایم محمد سعید	طاہر احمد ایم پی	جمناس احمد

وصیت 17268:: میں جمناس ایس وی ولد مکرم ڈاکٹر ٹی کے محمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن کالی کٹ ڈاکخانہ اراکیز ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.07.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد ماہانہ -/600 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
ٹی احمد سعید	جمناس ایس وی	طاہر احمد ایم پی

وصیت 17269:: میں کے پی احمد رزاق ولد مکرم عبداللہ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 14.7.07 ساکن کالی کٹ ڈاکخانہ اولاوتا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 32.07.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5250 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
ٹی احمد سعید	کے پی احمد رزاق	یو کے محمد یوسف

وصیت 17270:: میں ایس وی جسناس ولد مکرم کے محمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ اراکینار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.07.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد ماہانہ -/750 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
ایم ظفر احمد	جسناس ایس وی	ٹی احمد سعید

propaganda against him that he is working against the government and in order, to prove his case he quotes a passage from the newspaper *Ishaatus.Sunna*, published by Maulvi Mohammad Hussain.

Next, he adds another note about the postponement of the Annual Gathering scheduled to be held on 27th December 1893.

Tohfai- Baghdad

(A PRESENT TO BAGHDAD)

Sayed Abdur Razzaq Qadir Baghdadi sent a poster and a letter written in Arabic to Hazrat Ahmad, from Hyderabad, Deccan (India).

The theme of the poster and the letter was that the claim of Hazrat Ahmad to be the Promised Messiah was against the Sharia of Islam and that he was liable to be beheaded; he also said that his (Hazrat Ahmad's) book *At- Tabligh* was a contradiction of the Holy Quran.

Hazrat Ahmad took the writer of the letter seriously and wrote Tohfai Baghdad explaining what his claim was and giving the proofs of the death of Jesus Christ, continuity of revelation in Islam and appearance of Mujaddids. In this book, he tells Sayed Abdur Razzaq not to be influenced by the Fatwas issued by the Maulvis, rather he should come and stay with him and find out the truth of what he was saying. Hazrat Ahmad advises him that if he cannot afford to come to him, he should offer special prayers to God (in the form of Istikhara) for seven days and ask God about the truth of his claim.

(The book is in the Arabic language and was written in July 1893.)

(continue..........)

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

if he turned towards truth. On the other hand, whoever was on the right and believed in the true God he would be honoured.

Hazrat Ahmad further remarked that when this prophecy would come to pass, the blind would see, the lame would walk and the deaf would hear.

Shahadatul Quran

(TESTIMONY OF THE HOLY QURAN)

The full name of the book is *Shahadatul Quran ala Nuzulil Masihilmauood fi Aakhirizzaman*, i.e. The witness of the Holy Quran about the descending (appearance) of the Promised Messiah in the latter days.

Hazrat Ahmad received a printed letter written by one Ata Mohammad wherein he had asked him whether he was the Promised Messiah or the people should wait for someone else. The writer of the letter believed that Jesus had died but he did not believe that the reappearance of Jesus meant that a follower of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, would claim to be Jesus. He also said that though this thing was mentioned in the books of Hadith, he did not think that the books of Hadith could be relied upon.

Hazrat Ahmad dealt with the question from three angles:

1.Could the prophecies that are to be found in the books of Hadith about the Promised Messiah be set aside because the Hadith are far from being certain?

2.Does the Holy Quran say anything about the advent of the Promised Messiah?

3.If it is a fact that the prophecy is valid and it must come to pass, how can it be ascertained that it has been fulfilled in him (Hazrat Ahmad)?

At the close of the book, Hazrat Ahmad says that if all what he has said does not satisfy Ata Mohammad, he should declare it to be so and ask for a sign from God.

Hazrat Ahmad has added a note to the book-the note is captioned as 'For the attention of the Government'. In this note he refutes the

The doctor did not like to face Hazrat Ahmad and, therefore, wrote back to say that he had called upon the Muslims of Jandiyala for a debate and not Hazrat Ahmad. He also tried to avoid a confrontation with Hazrat Ahmad by saying that he- Hazrat Ahmad-was not considered to be a Muslim and therefore he could not be taken as a representative of theirs (Muslims).

In reply to this, Mian Mohammad Bakhsh wrote to the· doctor that whatever the differences there might be, he took Hazrat Ahmad as a Muslim and, therefore, he was the one to represent the Muslims on the occasion.

The debate, as stated before, took place from 22nd May 1893 to 5th June 1893. It was held at the residence of Rev. Dr Henry Martin Clarke.

All the papers that were written by both the sides were signed by the co-chairmen of the occasion.

At a certain stage (on 26th May) the Christian representative presented three persons-a blind, a lame and a dumb-and asked Hazrat Ahmad to heal them. The Christians thought this was their trump card, but it proved to be 'a boomerang, Hazrat Ahmad said that he did not have to show any such miracle, for, he did not believe that that was what Jesus did. Of course, the Christian representative should perform this miracle, for that is the sign of the least faith that a Christian is expected to have. Jesus has said that if you have faith you will remove the evil spirits and you will heal the sick.

As soon as the Christians heard this, they took away those three persons stealthily.

In his last paper (5th June) Hazrat Ahmad said that God had told him the previous night-and it was in answer to his fervent prayers-that whoever of the two sides was deliberately telling untruth and abandoning the true God and taking a humble human being to be a God, he would fall into the hell within a period of fifteen months-one month for every day of the debate-and he would be extremely humiliated-of course he could be saved of this end,

Introduction of the books of the promised Messiah

By Nasim Saifi (part 8)

Jang-i-Muqaddas

(THE SACRED BATTLE THE CRUSADE)

Jang-i-Muqaddas was a debate which took place between Hazrat Ahmad, the representative of the Muslims, and Abdulla Atham, the representative of the Christians. It started on 22nd May 1893 and continued till 5th June 1893. The sessions were co-presided over by a Muslim -Ghulam Qadir Fasih and a Christian-Rev. Dr Henry Martin Clarke.

The main topic of the debate was the godhead of Jesus Christ. On the side of the Muslims, all the papers were written by Hazrat Ahmad while on the side of the Christians, Abdullah Atham did so, except on one day, when he was indisposed and Rev. Dr Henry Martin Clarke replaced him. Dr Henry Martin Clarke himself was replaced as co-president on that day by another Christian named Ihsanullah. Dr Henry Martin Clarke was a missionary at Amritsar. He extended his activities to a nearby place called Jandiyalla. A certain Muslim, Mian Mohammad Bakhsh, took it upon himself to defend Islam. He taught some other Muslims also how to defend Islam against the Christian attacks. Thus started discourses between Christians and the Muslims of Jandiyala. Dr Henry Martin Clarke was informed of the situation and he addressed a letter to Mian Mohammad Bakhsh in the latter's capacity of a representative of the Muslims. In this letter, Dr Henry Martin Clarke said that Mian Mohammad Bakhsh could call upon any of the Muslims to come and debate the issues with them. Mian Mohammad Bakhsh was not very well versed in theology and he, therefore, wrote to Hazrat Ahmad to come to the aid of the Muslims of Jandiyala. Hazrat Ahmad readily agreed. He wrote a letter direct to Dr Henry Martin Clarke.

کشمیر میں شجرکاری

چھتیسگڑھ میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کانفرنس

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کانفرنس ہریانہ کا منظر

محترم شاہ چنگیز صاحب مبلغ سلسلہ ڈاکٹر فاروق عبداللہ صاحب ایم پی کو جماعتی لٹریچر پیش کرتے ہوئے

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کانفرنس شولاپور، مہاراشٹرا

راجوری کے قائدین محترم صدر صاحب کے ہمراہ

جلسہ سیرۃ النبی یاری پورہ کشمیر

زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ راجوری پونچھ

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol: 27 July 2008 Issue No. 7

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor: Ataul Mujeeb Lone Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105 Rs.12/-

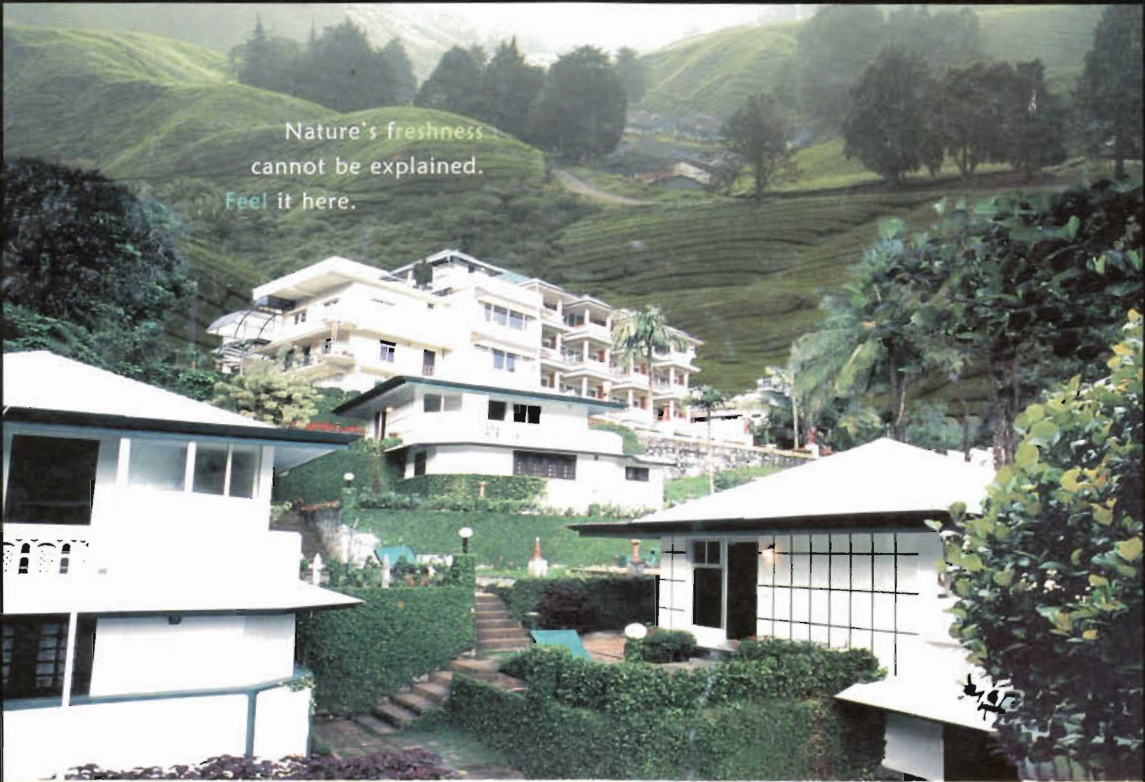

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com